رمضان المبارک، شوال المکرم
1438ھ بمطابق
جون، جولائی
2017ء

درس قرآن

روزہ کے احکام

حضرت علامہ ملال احمد جیون علیہ الرحمۃ

فیضانِ ماہِ رمضان المبارک

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

درس حدیث

علامہ محمد عاصم ندیم چشتی

جامع کمالات و تاریخ ساز شخصیت

حضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ غلام علی سیالوی

مناقب
سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علامہ محمد عاصم ندیم چشتی

قاری محمد حبیب قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حیات و خدمات

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

مولانا شہزاد احمد مجددی چوراہی

سحری و افطاری کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

لِکُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم و تحقیق کا شاہکار شاندار مجلہ

الصلوٰۃ والسلام علیک وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یارسول اللہ

ماہنامہ اہلسنت INTERNATIONAL

گجرات پاکستان

رمضان المبارک، شوال المکرم 1438ھ بمطابق جون، جولائی 2017ء

تحفظِ مقامِ مصطفیٰ کا نقیب

اور نفاذِ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علمبردار

0333.8403147
0313.9292373
E mail
jameelazmi1971@gmail.com

E mail
mkhalidqadiri@gmail.com

حسنِ ترتیب

قیمت فی شمارہ	زرِ سالانہ	U.K	U.S.A
30 روپے	360 روپے	20 پاؤنڈ سالانہ	40 ڈالر سالانہ

عرب امارات: 100 درہم سالانہ

پبلشر محمد مسعود قادری پرنٹر سلیمان تیمور مقامِ اشاعت الجامعۃ الاشرفیۃ علی مسجد مرکزی گجرات

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: دفتر ماہنامہ "اہلسنت" الجامعۃ الاشرفیۃ علی مسجد مرکزی گجرات

جب گروں میں تو کوئی مجھ کو اٹھا دیتا ہے
یہ تصور تیری ہستی کا پتا دیتا ہے

جان و دل ہوش وخرد تیری عطائیں مولیٰ
سب جہانوں کو ترا حسن جلا دیتا ہے

تیری قدرت کے ہیں ہر سمت سہانے منظر
اپنی عظمت پہ گواہی تو بجا دیتا ہے

ڈالیاں جھومتی ہیں تیری ثنا خوانی میں
پتا پتا تیری مدحت کی ہوا دیتا ہے

جز ترے بگڑی بنا سکتا ہے کس کی کوئی
ہاں مگر تو ہی جسے اذنِ عطا دیتا ہے

کیا ہی اعزاز ہے کیا میرا نصیبا یارب
اپنا محبوب مجھے راہ نما دیتا ہے

تیری تمجید مرے لب پہ ہو ہر دم جاری
دلِ مہجور ترے در پہ صدا دیتا ہے

(جل جلالہٗ)

کیا بات ہے اُس شاں کرم جود وسخا کی
ہر چیز طلب سے ہے مجھے پہلے عطا کی

یہ جان یہ ایمان یہ قرآن وہدایت
ہم پر یہ کرم آپ کا رحمت ہے خدا کی

کیا سمجھے بھلا کوئی بشر آپ کا رُتبہ
پتھر ہیں پڑے عقل یہ بنیاد ہے خاکی

ہے آپ کے انوار سے ہر سمت اُجالا
ہے آپ کے فیضان سے توقیر وفا کی

یہ جرأتِ اظہار بھی ہے آپ کا احساں
بندوں میں وگرنہ تھی کہاں سوچ رسا کی

ہے آپ سا دُنیا میں کہاں کوئی حق آگاہ؟
پیغام یہ دیتی ہے ہر اک موج صبا کی

چاہوں میں شفاعت کیلئے آپ کا دامن
مہجورؔ سدا میں نے یہی حق سے دُعا کی

(صلی اللہ علیہ وسلم)

سید عارف مہجور رضوی

اداریہ

سحری وافطاری کا بیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حدیث نمبر۱: "بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی (کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

حدیث نمبر ۲: مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن خزیمہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔"

حدیث نمبر ۳: طبرانی نے کبیر میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا:

"تین چیزوں میں برکت ہے جماعت اور ثرید اور سحری میں۔"

حدیث نمبر ۴: طبرانی اوسط میں اور ابن حبان صحیح میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔"

حدیث نمبر ۵: ابن ماجہ وابن خزیمہ وبیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سحری کھانے سے دن کے روزہ پر استعانت کرو اور قیلولہ سے رات کے قیام پر۔"

حدیث نمبر۶: نسائی باسناد حسن ایک صحابی سے راوی کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ سحری تناول فرما رہے تھے اور ارشاد فرمایا:

"یہ برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی تو اسے نہ چھوڑنا۔۔۔"

حدیث نمبر۷: طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تین شخصوں پر کھانے میں انشاء اللہ تعالیٰ حساب نہیں ہوگا جبکہ حلال کھایا۔ روزہ دار اور سحری کھانے والے اور سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔"

حدیث نمبر ۸ تا ۱۰: امام احمد ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سحری کل کی کل برکت ہے، اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لے۔ کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔" نیز عبداللہ بن عمرو، سائب بن یزید وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی قسم کی روایتیں آئیں۔

حدیث نمبر۱۱: بخاری ومسلم وترمذی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔"

حدیث نمبر ۱۲: ابن حبان صحیح میں انہیں (سہیل بن سعد) سے راوی کہ فرمایا:

"میری امت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔"

حدیث نمبر ۱۳: احمد و ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اللہ عزوجل نے فرمایا میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطاری میں جلدی کرتا ہے۔"

حدیث نمبر ۱۴: طبرانی اوسط میں یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا:

"تین چیزوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔"

حدیث نمبر ۱۵: ابو داؤد و ابن حزیمہ و ابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔"

حدیث نمبر ۱۶: امام احمد و داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔"

حدیث نمبر ۱۷: ابو داؤد و ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوریں لے کر اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پیتے۔ ابو داؤد نے روایت کی کہ حضور افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔"

حدیث نمبر ۱۸: نسائی و ابن حزیمہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا کہ:

"جو روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا غازی کا سامان کر دے تو اسے بھی اتنا ہی ملے گا۔"

حدیث نمبر ۱۹: طبرانی کبیر میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جس نے حلال کھانے یا پانی سے روزہ افطار کرایا۔ فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کیلئے استغفار کرتے ہیں اور جبرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام شب قدر میں اس کیلئے استغفار کرتے ہیں۔"

اور ایک روایت میں ہے:

"جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے، رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرائیل اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔"

اور ایک روایت میں ہے:

"جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اُسے میرے حوض سے پانی پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔"

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

درسِ قرآن

روزہ کے احکام

حضرت علامہ ملال احمد جیون علیہ الرحمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

"یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَہُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔"

"اے ایمان والو! تم پر پہلوں کی طرح روزہ رکھنا فرض کیا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ گنتی کے چند دن روزے رکھا کرو۔ جو کوئی تم میں سے بیمار یا مسافر ہو تو وہ اور دنوں سے روزوں کی گنتی پوری کرے اور جو لوگ روزہ کی طاقت نہیں رکھتے ان کے ذمہ ان ایک مسکین کا کھانا ہے، پھر جو کوئی خوشی سے نیکی کرے تو یہ اس کیلئے بہتر ہے۔ اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔"

یہ دو آیتیں روزے کی فرضیت، بیمار، مسافر اور شیخ فانی کے روزے کے احکام بیان کرتی ہیں۔

روزے کا فرض ہونا اللہ کے اس قول سے ثابت ہے۔ "کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ" ؕ مدارک کی تصریح کے مطابق "صِیَامُ" "صَامَ الرَّجُلُ" کا مصدر ہے۔ معنیٰ روزہ رکھنا۔ یہ آیت فرضیت پر اس لئے دلالت کرتی ہے کہ خبر ہے اور شارع کی خبر امر و نہی سے زیادہ تاکیدی ہوتی ہے۔ اور اس سے مراد رمضان کے روزے رکھنا ہے۔

صاحب ہدایہ کہتے ہیں:

"واضح رہے کہ رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے بدلیل قولہ تعالیٰ "یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ" اللہ کے قول "کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ" میں تشبیہ صرف فرضیتِ روزہ میں ہے۔ یعنی تم سے پہلے امم کی شرائع بھی روزہ سے خالی نہ تھیں۔ روزہ صرف تمہارے لئے خاص نہیں۔ اور یہ بات ان کی تسلی خاطر کے لئے ہے۔ کیونکہ روزہ عبادت بدنی ہے اور بھوک پیاس کی وجہ سے نفس پر بڑی شاق گزرتی ہے۔ تشبیہ ایام معینہ میں نہیں۔ کیونکہ امم سابقہ پر غیر رمضان کے روزے فرض تھے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ آدم علیہ السلام پر ایام بیض کے روزے فرض تھے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر یوم عاشورہ کا روزہ فرض تھا۔

اور نہ ہی یہ تشبیہ کیفیت روزہ میں ہے۔ کیونکہ حضرت مریم صدیقہ کا روزہ چپ (نہ بولنے) کا روزہ تھا۔ اور دوسروں کے روزے کا وقت عشاء سے شروع ہوتا ہے صبح سے نہیں۔ وغیرہ وغیرہ

صرف ذات کی ذات سے تشبیہ اور اصل، کم، وصف وغیرہ میں عدم تشبیہ کی اور بھی کئی مثالیں ہیں جیسے:

۱: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ۔ الخ

۲: "فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ۔"

۳: "قولہ علیہ السلام۔ اِنَّکُمۡ سَتَرَوۡنَ رَبَّکُمۡ کَمَا تَرَوۡنَ الۡقَمَرَ لَیۡلَۃَ الۡبَدۡرِ۔"

مندرجہ بالا مطالب اس صورت میں ہیں کہ:

"اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ۔"

سے مراد رمضان کا مہینہ ہو جیسا کہ اگلی آیت میں ہے:

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى الاية....."۔

اور "اَيَّامًا" کا منصوب ہونا۔ "صِیَام" ہو۔

جیسا کہ کشف ومدارک کی رائے ہے۔ یا اس کے منصوب ہونے کی وجہ صوموا کا مضمر ہونا ہو یعنی:

"صُوْمُوْا اَيَّامًا مَعْدُوْدَاتٍ" یا سے "كُتِبَ عَلَيْكُمْ" کا مفعول ثانی قرار دیا جائے۔ جیسا کہ بیضاوی میں مذکور ہے۔ اور آیت "اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ" کو اس آیت زیر بحث کی بجائے سنت کا ناسخ قرار دیا جائے۔

اور اگر "اَيَّامًا مَعْدُوْدَاتٍ" سے مراد عاشورا اور ایام بیض کے روزے سے ہوں۔ جیسے کشاف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ایام کے روزے رسول پر فرض کئے تھے۔ پھر ہجرت مدینہ کے بعد رمضان سے منسوخ ہو گئے۔

یا جیسا کہ "بیضاوی" میں ہے:

"اَيَّامًا مَعْدُوْدَاتٍ" کو "كَمَا كُتِبَ" کی ظرفیت کی بنا پر منصوب قرار دیا جائے اور ساتھ ہی یہ کہا جائے کہ رمضان کے روزے نصاریٰ پر فرض تھے لیکن انہوں نے بیس زیادہ کر کے پچاس کر دیئے اور محل میں یہ تبدیلی کی کہ سال کے سب سے چھوٹے اور عمدہ دنوں میں متعین کر دیئے۔ یا بیس کی زیادتی اس لئے کی کہ ایک دفعہ ان کے مویشی بہت ہی زیادہ مرنے لگے تو انہوں نے کفارہ کے طور پر بیس روزے بڑھا دیئے۔

مذکورہ بالا دونوں توجیہات کی بناء پر ذات میں تشبیہ کے علاوہ تعداد ایام میں بھی تشبیہ ہوگی۔

اور جیسا کہ آئندہ آئیگا اگر "اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ" کو آیت زیر بحث کا ناسخ قرار دیا جائے تو پھر تشبیہ کیف میں بھی ہوگی۔

یہ متعدد تفاسیر کا خلاصہ ہے جو میں نے تغیر و تبدیل سے پیش کر دیا ہے۔ اگر آپ اس مقام کی زیادہ وضاحت چاہتے ہوں تو پھر امام زاہد نے جو کہا ہے وہ سنیے فرماتے ہیں۔

پہلے سال صرف ایک روزہ یوم عاشورہ کا فرض کیا گیا۔ پھر یہ منسوخ ہوا اور اس کی جگہ ہر ماہ تین دن ایام بیض کے روزے فرض ہوئے۔ پھر شہر رمضان کے روزے فرض ہوئے اور ایام بیض کے روزوں کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔ لیکن رمضان کے روزوں میں اختیار تھا کہ چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو ایک روزے کے بدلے ایک مسکین کو ایک دن کھانا کھلائے۔ جس کی مقدار نصف صاع گندم ہے۔

"كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ"۔

"یعنی جو روزہ کی طاقت رکھتے ہیں اور روزہ نہیں رکھتے تو وہ ایک مسکین کو کھانا دیں"۔

پھر بتلایا گیا کہ روزہ رکھنا فدیہ سے بہتر ہے۔

"كَمَا قَالَ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ"۔

اس کے بعد اختیار کا حکم بھی منسوخ ہو گیا۔ اور عشاء سے لے کر مغرب تک دن رات روزہ رکھنے کا حکم ہوا۔ آدمی غروب آفتاب کے بعد افطار کرتا کھانا کھاتا، پانی پیتا، بیوی سے متمتع ہوتا۔ یہ سب کچھ عشاء سے پہلے پہلے کر لیتا عشاء کی نماز کے بعد تمام رات اور اگلا دن غروب آفتاب تک پھر یہ تمام چیزیں ممنوع ہوتیں۔

پھر رات کے روزے کا حکم اللہ کے اس قول سے منسوخ ہو گیا۔

"عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ"۔

اور روزے کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہمیشہ کے لئے مقرر ہوا اس وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ رمضان یکبارگی فرض نہیں ہوا بلکہ بندوں کی آسانی کے پیش نظر درجہ بدرجہ فرض قرار دیا تا کہ وہ اس عبادت کے عادی ہو جائیں۔ ہذا کلامہ

لیکن امام زاہد نے جو کچھ کہا اس میں سے بعض باتیں صاحب کشاف کی تفسیر کے خلاف ہیں۔ مثلاً ابتداء میں یوم عاشوراء کا روزہ فرض ہونا۔ پھر اس کا ایام بیض سے منسوخ ہونا۔ پھر اس کا رمضان سے منسوخ ہونا وغیرہ۔

کیونکہ یوم عاشوراء کی فرضیت جب ایام بیض سے منسوخ ہوگئی تو پھر یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ رمضان سے منسوخ ہوا۔ ہاں اگر یہ کہیں کہ یوم عاشوراء براہِ راست تو ایام بیض سے اور بالواسطہ رمضان سے منسوخ ہوا تو ٹھیک ہے۔

نیز بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

''یوم عاشوراء موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر فرض تھا۔ اور ایام بیض آدم عَلَیْہِ السَّلَام پر فرض تھے۔ پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ اول ثانی سے منسوخ ہوا۔''

ہاں اس کی یہ توجیہ ہوسکتی ہے کہ پہلی امتوں کی شرائع اگر اللہ ورسول اللہ ﷺ نے بیان کردیں تو ہم پر لازم ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ یوم عاشوراء ان چیزوں میں سے جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے بیان کیں تو یہ ہم پر لازم ہوگیا۔ پھر ایام بیض بیان کئے تو یہ لازم ہوگئے۔

تو زاہدی تصریح کے مطابق یہ کہنا جائز ہے کہ ایام بیض سے یوم عاشوراء کا روزہ منسوخ ہوگیا۔

مریض ومسافر کے روزے کا حکم اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے:

''فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔''

''اگر اس نے رمضان میں روزہ نہ رکھا تو اس کے روزے رمضان کے علاوہ اور دنوں سے گنے ہوئے ہوں گے۔''

رمضان کے علاوہ سال کے تمام ایام کو محل قضاء قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس نص سے عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے قول سے خاص ہیں۔ ان دنوں میں روزہ قضا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی روزہ رکھا جائیگا۔

نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا ہے:

''خبردار! ان دونوں میں روزہ نہ رکھو کیونکہ یہ کھانے پینے اور میاں بیوی کے آپس میں اختلاط کے دن ہیں۔''

بقیہ: (درس حدیث) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

آپ کی نسبت، فوقیت وفضیلت وعلمیت کو دیکھا جائے تو آسمان کی بلندیوں پر نظر جاتی ہے۔ آپ کا شمار چونکہ طبقہ اول کے محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ سے دو ہزار حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں بخاری ومسلم میں ۱۷۴ ہیں۔ صرف بخاری شریف میں ۵۴ اور صرف مسلم میں ۶۷ ہیں بقیہ تمام کتابوں میں ہیں۔

وصال:

رمضان المبارک سن ۵۷ ہجری میں آپ علیل ہوئیں۔ عرصہ علالت طویل ہوا آپ سمجھ گئیں کہ یہ مرض الموت، اس جہان رنگ وبو سے رخصتی کا وقت آگیا ہے۔ وصال سے پہلے وصیت فرمائی۔ کہ بعد از وصال مجھے رات کے وقت جنت البقیع میں امہات المومنین کے قریب ہی دفن کیا جائے۔ پھر سترہ رمضان المبارک بوقت عشاء نماز وتر کے بعد اپنے پیچھے ایک عالم سوگوار چھوڑ کر اس دار فانی سے رخصت ہوگئیں۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی باندی کو بھیجا کہ خبر لائیں اس نے آکر بتایا کہ سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا داغِ مفارقت دے گئیں۔ آنکھوں سے آنسو گرنے لگے رونے لگیں بولیں اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے نبی اکرم ﷺ کو وہ سب سے زیادہ محبوب تھیں۔

ضروری نوٹ

ادارہ میں سالانہ تعطیلات کی وجہ سے اگلا شمارہ اگست 2017 میں شائع ہوگا۔

(ادارہ)

درسِ حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

علامہ محمد عاصم ندیم چشتی

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۔

مختصر تعارف:

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صاجزادی ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام ام رومان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت کے دسویں سال ماہِ شوال میں ہجرت سے تین سال قبل نکاح فرمایا اور شوال سنہ ۲ ھ میں مدینہ منورہ کے اندر یہ کاشانہ نبوت میں داخل ہوئیں نو برس تک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اقدس سے مشرف ومکرم رہیں۔ ازواجِ مطہرات میں یہی (باکرہ) کنواری تھیں اور سب سے زیادہ بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محبوب ترین زوجہ تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے بارے میں ارشاد ہے کہ کسی بیوی کے لحاف میں میرے اوپر وحی نازل نہیں ہوئی مگر عائشہ جب میرے ساتھ سوتی رہتی ہیں تو اس حالت میں بھی مجھ پر وحی اترتی رہتی ہے۔(۱)

حمیرا اور صدیقہ کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ جب ہوش سنبھالا تو گھر میں عرفان وہدایت کا دریا بہہ رہا تھا کبھی کفر وشرک کی آواز کانوں میں نہ پڑی چنانچہ فرماتی ہیں کہ:

"جب میں نے اپنے والدین کو پہچانا تو مسلمان پایا"

آپ کی کنیت ام عبد اللہ تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جب آپ کی بہن سیدہ اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں حضرت عبد اللہ پیدا ہوئے۔ تو سید انس وجاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی (یعنی گھٹی دی) لعاب دہن شریف ان کے منہ میں ڈالا اور فرمایا:

"اے عائشہ یہ عبد اللہ ہے اور تو ام عبد اللہ ہے۔"(۲)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا علمی مقام ومرتبہ:

آپ کا سب سے بڑا شرف تو یہ ہے کہ آپ حرم رسول میں ہیں پھر بنت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں ان دونسبتوں کی برکت سے کریم رب نے آپ کو بے شمار محامد ومحاسن سے نوازا ہے۔

آپ نے جس ذوق وشوق، خلوص ومحبت، عقیدت ومؤدت کمالِ ادب ونیاز مندی سے سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اور خداداد ذہانت وفراست سے علوم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نوری کرنوں کو سمیٹا اور احکام قرآنی وربانی کو سمجھا اس کی مثال نہیں ملتی۔

چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ رقمطراز ہیں:

"قال عروۃ ابن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ما رائت احدا اعلم بالقرآن ولا بفریضۃ و بحلال ولا بفقہ ولا بشعر ولا بحدیث العرب ولا نسب من عائشہ۔"(۳)

"حضرت عروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے علم قرآن، میراث شعر حلال وحرام، اقوال عرب اور نسب کا عالم حضرت عائشہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔"

۱: "بخاری" جلد ۱، ص: ۵۳۲، باب فضل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا۔ "شرح زرقانی الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاہرات۔۔ الخ "عائشہ ام المومنین جلد ۴، ص: ۳۸۱۔

۲: "مدارج النبوت" ۲، ص: ۵۹۸۔

۳: "مدارج النبوت" جلد: ۲ ص: ۵۹۹، "حلیۃ الاولیاء ذکر النساء الصحابیات عائشہ زوج رسول اللہ" جلد ۲، ص: ۲۰، رقم: ۱۴۸۲۔

آپ کی علمی حیثیت کا اندازہ اس روایت سے لگایا جاسکتا ہے جو کہ امام ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کی ہے:

"ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ ﷺ حدیث قط فسالنا عائشۃ الا وجدنا عندھا علما۔"(۴)

"ہمیں اصحاب رسول اللہ ﷺ کو کبھی کوئی ایسی بات پیش نہیں آئی جسے ہم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا ہو اور ہمیں اس کے بارے میں معلومات حاصل نہ ہوئی ہوں۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کتب احادیث و تواریخ میں جو قابل رشک مقام حاصل ہے وہ چند حضرات کو چھوڑ کر کسی کو نہ مل سکا یہی وجہ تھی کہ ام المومنین کا آستانہ مبارک اس وقت کے علماء عرب وفقہاء عصر، خلفائے وقت بلکہ جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابہ کرام کے لیے ایک مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔ ایک موٹا پردہ لگا ہوتا اور ام المومنین زوجہ سیدالمرسلین در پردہ تشریف فرما ہوتیں اور تشنگانِ علم و حکمت کو کائنات کے مومنوں کی روحانی اماں جام فیضان علوم نبوی ﷺ سے سیراب اور فیضیاب فرماتیں۔ آپ کے علم وفضل کا اعتراف اکابر صحابہ کرام وتابعین عظام نے کیا ہے۔

دین کے الجھے ہوئے اہم مسائل کو سمجھانے میں ان کا مقام بہت بلند تھا اور بڑے بڑے مجتہدین کے زمرے میں ان کا نام آتا ہے۔ ایسا ہوتا بھی کیوں نہ انہوں نے علم کوئی کتابیں پڑھ کے نہیں لیا تھا بلکہ محمد کریم ﷺ کا مبارک چہرہ تک تک کے لیا تھا۔

کوئی خاتون تیری طرح کہاں سے لائے
باپ صدیق سا اور ختم المرسلین سا شوہر
تیرے جلوے سے ہی مسند افتاء روشن
عہدِ صدیق تادورِ جناب حیدر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں کہ:

"از آدم تا ایں دم (حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر آج تک) کوئی بی بی ایسی عالمہ فقیہہ پیدا نہ ہوئی جیسی جناب سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہوئیں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ کسی نے عرض کیا اے ام المومنین قرآن کریم سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حج وعمرہ میں سعی واجب نہیں صرف جائز ہے کیونکہ ارشاد ہے:

"فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔"

"اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے۔"(۵)

آپ نے جواب دیا اگر سعی واجب نہ ہوتی تو یوں ارشاد ہوتا:

"لَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا۔"

"کہ ان کے سعی نہ کرنے میں گناہ نہیں۔"

دیکھو ایک جواب میں اصول فقہ کا کتنا دقیق حل فرمادیا کہ واجب کی پہچان یہ ہے کہ اس کے کرنے میں ثواب اور نہ کرنے میں گناہ ہو۔ جائز کی پہچان یہ ہے کہ اس کے نہ کرنے میں گناہ نہ ہو۔ یہاں آیت میں پہلی بات (واجب) والی فرمائی گئی ہے۔(۶)

پھر گہری نظر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا طرہ امتیاز ہے تبھی تو آپ کی بے مثال ذہنیت اور خداد وصلاحیت کے سامنے بڑے بڑے اہل علم وفن کی عقلیں دنگ نظر آتی ہیں چنانچہ آپ کی علمی جلالت مبارکہ کو بیان کرنے کے لیے چند ایک روایات پیش خدمت ہیں۔

ام المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فقہاء و محدثین کی نظر میں:

حضرت عطاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت ام المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں فرماتے ہیں:

"کانت عائشۃ افقہ الناس و اعلم الناس و احسن الناس رایا فی العامۃ۔"(۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تمام لوگوں سے بڑھ

۴: "ترمذی" جلد:۲، ص:۲۲۸۔
۵: پارہ:۲، البقرہ:۱۵۸۔
۶: "مراۃ المناجیح" کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی ﷺ، جلد:۸، ص:۵۰۵۔
۷: "المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ" جلد:۵، ص:۱۸، رقم الحدیث:۶۸۰۸۔

کر فقیہہ تمام لوگوں سے بڑھ کر عالمہ اور تمام لوگوں سے اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔

مشہور محدث و تابعی امام شہاب الدین زہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ روایت کرتے ہیں کہ:

"لو جمع علم نساء ھذہ الامۃ فیھن ازواج النبی کان علم عائشۃ اکثر من علمھن۔"(۸)

اگر امت کی تمام عورتوں بشمول ازواج النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم کو جمع کیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب سے زیادہ ہوگا۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:

"واللہ ما رائیت خطیبًا قطّ ابلغ وافطن من عائشۃ۔"

"یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر میں نے کسی کو خطیب و بلیغ و ذہین نہیں دیکھا۔"(۹)

سیدنا موسیٰ بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

"ما رائیت احدا افصح من عائشۃ۔"

"میں نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر کسی کو فصیح و بلیغ نہیں دیکھا۔"(۱۰)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عمر میں تمام ازواج نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے چھوٹی تھیں مگر علم و فضل زہد و تقویٰ، سخاوت و شجاعت عبادت و ریاضت میں سب سے بڑھ کر تھیں۔

حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھانجے ہیں ان کا بیان ہے کہ:

"فقہ و حدیث کے علاوہ میں نے کسی کو حضرت سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر اشعارِ عرب کا جاننے والا نہیں پایا، وہ دوران گفتگو کوئی نہ کوئی شعر پڑھ لیا کرتی تھیں جو کہ بہت ہی برمحل ہوا کرتا تھا۔ علم طب اور مریضوں کے علاج معالجہ میں بھی ان کو کافی مہارت تھی آپ کے شاگردوں میں صحابہ و تابعین کی ایک بہت بڑی جماعت ہے اور آپ کے فضائل و عنایت میں بہت سی حدیثیں بھی وارد ہوئیں ہیں۔"(۱۱)

علامہ زرقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں کہ:

"حضرت عروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک دن حیران ہو کر امی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عرض کیا کہ اے اماں جان! مجھے آپ کے علم فقہ پر کوئی تعجب نہیں کیونکہ آپ کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ اور حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی ہونے کا شرف حاصل ہے۔"

مجھے اس پر بھی کوئی حیرانی نہیں کہ آپ کو اس قدر اشعارِ عرب یاد ہیں کیونکہ آپ بنت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں میں اس بات پر حیران ہوں کہ یہ طبی معلومات آپ کو کہاں سے اور کیسے حاصل ہوگئیں؟

یہ سن کر حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان (یعنی اپنے بھانجے عروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے کندھوں پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا:

"اے عروہ! اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عرب و عجم کے اطباء دوائیں تجویز کرتے تھے اور میں ان دواؤں سے آپ کا علاج کیا کرتی تھی۔ اس لیے مجھے بھی طبی معلومات حاصل ہوگئیں۔"(۱۲)

اسی طرح حضرت ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر کسی کو سنت رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عالم نہ دیکھا کسی ایسے معاملے میں جس میں رائے کی حاجت ہو ان سے زیادہ کسی کو فقیہہ نہ دیکھا نہ کسی آیت کے شانِ نزول میں ان سے زیادہ عالم دیکھا اور نہ ہی فرائض میں۔"(۱۳)

حضرت مسروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ارشاد ہے قسم ہے اس

۸: "مجمع الزوائد" جلد:۹، ص:۲۸۵، رقم الحدیث:۵۳۱۸۔

۹: "مجمع الزوائد" جلد:۹، ص:۲۸۵، رقم الحدیث:۵۳۱۹۔

۱۰: "سنن ترمذی" باب فضل عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، ص:۸۷۳، الحدیث:۳۸۸۳۔

۱۱: "سیرت مصطفیٰ" ص:۴۴۱۔

۱۲: "شرح زرقانی علی المواہب" المقصد الثانی الفصل الثالث، فی ذکر ازواجہ الطاہرات عائشہ ام المومنین، جلد:۴ص، ۳۸۹تا۳۹۲۔

۱۳: "الطبقات الکبریٰ" ابن سعد، جلد:۲ص:۳۲۳۔

ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے اکابر صحابہ کو دیکھا کہ فرائض کے بارے میں وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہا سے پوچھا کرتے تھے۔(۱۴)

آپ کا اجتہادی ملکہ اور بصیرت ایک عدیم النظیر تھا۔ اس لئے آپ کا شمار مجتہدین صحابہ میں ہوتا ہے۔ سیدنا صدیق اکبر، عمر فاروق، عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے عہد مبارک میں برابر فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ حالانکہ آپ عہد صدیقی میں بہت کم عمر تھیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ علم کا بحر ذخائر تھیں۔

ساقی بزم میخانہ اجتہاد۔

روح صہبائے پیمانہ اجتہاد
شانِ دربار شاہانہ اجتہاد
شمع تاباں کاشانہ اجتہاد
مفتیٔ چار ملت پہ لاکھوں سلام
جن سے اپنی نگاہیں ہوائیں چرائیں
دیکھنے کا تصور بھی دل میں نہ لائیں
جن کے پردے کا پرتو فرشتے نہ پائیں
جن میں روح القدس بے اجازت نہ آئیں
ان سرورق کی عظمت پہ لاکھوں سلام

منظورِ نظر محبوبِ خدا ﷺ کی نظر میں:

چونکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہا بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی منظورِ نظر ہیں چند ایک احادیث طیبات ملاحظہ فرمائیں:

"فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام۔"(۱۵)

رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی تمام کھانوں پر ہے۔

وضاحت:

گوشت کے شوربے میں روٹی کے ٹکڑے بگھو کر کھانے کو ثرید کہتے ہیں۔ یہ نہایت زود ہضم ہوتا اور سرکار کریم ﷺ کی سنت مبارکہ بھی ہے۔

حضرت عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ جب غزوہ سلاسل سے واپس آئے تو سوال کیا:

"اي الناس احب اليك؟ قال عائشة۔" (۱۶)

یارسول اللہ ﷺ آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟

فرمایا:

''عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہا''۔

ایسی ہی روایت حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ سے بھی مروی ہے۔(۱۷)

"خذو شطر دينكم عن الحميرا"۔

''اپنے دین کا ایک حصہ عائشہ سے حاصل کرو''۔

بتاؤ لوگو۔ جب حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہا کے در سے دین ملتا ہے تو آؤ ہم عقائد ونظریات میں اپنی روحانی اماں جان کی پیروی کریں تاکہ اپنی ماں کے قدموں سے جنت بھی مل جائے اور دینداری کی دولت بھی۔

نبیٔ رحمت تاجدارِ کائنات ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہا سے جو محبت تھی وہ رسمی اور ظاہری حسن وجمال کی وجہ سے نہ تھی بلکہ منشائے الٰہی کے مطابق تھی کہ جو علم وفضل اور کمال حضرت صدیقہ بنت صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہ P کو عطا ہوا تھا اس کی وجہ سے تھی۔

جیسا کہ ''مشکوٰۃ شریف'' میں صفحہ ۲۷۹ پر موجود حدیث طیبہ میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان باریاں تقسیم فرماتے تھے تو انصاف فرماتے پھر رب کریم کی بارگاہ میں

۱۴: ''المرجع السابق''۔
۱۵: ''بخاری'': جلد:۱، ص:۵۳۲، مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفضائل جلد:۷، ص:۵۲۷، الحدیث:۲۔
۱۶: ''بخاری'' جلد ۱ ص ۵۱۷۔
۱۷: ''ترمذی'' جلد:۲، ص:۲۲۔

عرض کرتے یا اللہ! کریم یہ میری تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں پس ملامت نہ کرنا اس میں جس کا میں مالک نہیں ہوں مطلب ہے کہ اگر میرے دل میں عائشہ بنت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی محبت بہت زیادہ ہے تو وہ قلبی میلان تیری طرف سے ہے۔

شمع تاباں عرش آستانِ نبی ﷺ
غمگسارِ نبی طبع دانِ نبی ﷺ
راحت قلب روحِ روانِ نبی ﷺ
بنت صدیق آرامِ جانِ نبی ﷺ
اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

اس سے بڑھ کر اور محبت کیا ہوسکتی ہے کہ سید انس وجاں، سیاح لامکاں ﷺ کی آخری آرامگاہ بھی حجرۂ عائشہ صدیقہ بنا جو ابدا الاباد تک مرکزِ انوار و تجلیات ربانیہ، مظہر فیوضات رحمانیہ ہے اور عشاق و ملائک کے لئے قبلہ محبت ہے اور رہے گا۔

خصائص عائشہ بزبان عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا:

حضرت سیدنا قاسم بن محمد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ محبوبہ محبوب خدا حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ:

"مجھے ازواج مطہرات پر ۱۰ (دس) وجوہات کی بدولت فضیلت حاصل ہے"۔

عرض کیا گیا:

"وہ کون سی ہیں؟"

تو فرمایا:

۱: نبی پاک ﷺ نے میرے سوا کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔

۲: میرے سوا کسی ایسی عورت سے نکاح نہیں فرمایا کہ جس کے ماں باپ دونوں مہاجر ہوں۔

۳: اللہ نے میری برأت اتاری۔ (یعنی پاکدامنی کی گواہی قرآن شریف میں دی)

۴: نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آسمان سے میری تصویر ریشم کے کپڑے میں لائے اور کہا کہ ان سے نکاح کیجئے یہ آپ کی اہلیہ ہیں۔

۵: میں اور آپ ﷺ ایک ہی برتن میں نہالیا کرتے تھے۔ یہ شرف کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔

۶: حضور اقدس ﷺ نمازِ تہجد پڑھ رہے ہوتے تو میں آگے سوئی رہتی امہات المومنین میں سے کوئی بھی اس کریمانہ محبت سے سرفراز نہ ہوئی۔

۷: میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ لحاف میں سوئی رہتی تھی کہ آپ پر وحی خدا نازل ہوا کرتی تھی یہ وہ اعزازِ خداوندی ہے جو میرے سوا کسی اور زوجہ مطہرہ کو حاصل نہیں ہوا۔

۸: وصال کے وقت میں حضور ﷺ کو اپنی گود میں لیے بیٹھی تھی، آپ کا سرِ انور میرے سینے اور حلق کے درمیان تھا اسی حالت میں آپ کا وصال مبارک ہوا۔

۹: حضور سید عالم ﷺ نے میری باری والے دن وفات پائی۔

۱۰: حضور کریم ﷺ کی قبر انور خاص میرے گھر میں بنی۔(۱۸)

آپ کی سیرت طیبہ بنات المسلمین کے لیے بہترین مشعل راہ ہے۔ مختصر یہ ہے کہ صدیقی گھرانے کے پاکیزہ ماحول اور رفاقت ومعیت مصطفی ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اندر ان گنت اوصاف حمیدہ پیدا کردیئے تھے۔ آپ بے پناہ قوت حافظہ اور اجتہاد واستنباط سے بہرہ ور تھیں۔

آپ نہایت قانع تھیں۔ غیبت سے احتراز کرتی تھیں۔ احسان کم قبول کرتی تھیں۔ تکبر و ریاکاری سے سخت نفرت تھی۔ نہایت فیاض اور بڑی خوددار تھیں۔ خاشع متفرع اور عبادت گزار تھیں۔ چاشت و اشراق کی نماز برابر پڑھتی تھیں۔ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ راتوں کو اٹھ کر نماز تہجد پڑھتی تھیں اور آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بھی اس کی پابند تھیں۔ رمضان میں تراویح کا خاص اہتمام کرتی تھیں۔ شجاعت اور دیدہ دلیری بھی آپ کا خاص جوہر تھا۔

---(بقیہ صفحہ نمبر ۷ پر)---

۱۸: "زرقانی" جلد:۳، ص:۲۲۳، الطبقات الکبری لابن سعد باب ذکر ازواج رسول اللہ، جلد:۸، ص:۵۰-۵۱۔ "سیرت مصطفی ﷺ" ۲۲۰۔

مناقب
سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علامہ محمد عاصم ندیم چشتی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

نام:

آپکی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے آپ کا نام حیدر رکھا۔ والد گرامی ابوطالب (عمران) نے آپ کا نام زید رکھا اور حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام علی رکھا۔

علی امام من است و منم غلام علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نام علی

کنیت:

آپکی کنیت ابو الحسن، ابوتراب، ابوریحانتین (حضرات حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے باپ)

القابات:

امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، امام المشارق والمغارب، حلالِ المشکلات والنوائب، امام البررۃ، قاتل الفجرہ، شیر شمشیر زن، شاہِ خیبر شکن، اصل نسل صفا، وجہ وصل خدا، تاجدارِ ھل اتی، مرادِ قل کفی، امام الاولیاء، سرتاج اتقیاء، صاحبِ ذوالفقار، قوتِ پروردگار، سید المتقین، اشجع الاشجعین، ساقی شیر وشربت، حامی دین وسنت، پروردۂ آغوش نبوت، نور دیدہ نگاہِ رسالت، دافع نصب وخروج، ماحیٔ رفض وتفضیل، علم کا سمندر، شجاعت کا غضنفر، قرآن کا مظہر، اسلام کا زیور، اخیٔ رسول، زوج بتول، بابائے حسنین، فاتح بدر وحنین، ابوتراب، عالی جناب، شیرِ خدا، مولا مرتضیٰ، مشکل کشاء، بابِ علم مصطفی، امت کے استاد، نبوت کے داماد، حیدرِ کرار، یعسوب الدین، مطلوب کل طالب، بیضۃ البلد، سید عرب، امیر النحل، پنجۂ پنجتن، محبوبِ ذوالمنن، حق کا شیر جلی، معرفت کی شگفتہ کلی، حضرت سیدنا مولا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ علوم ومعارف ظاہرہ باہرہ کے بحر ناپیدا کنار، اسرارِ شریعت کے رمز شناس، کشور ولایت کے تاجدار، شرافت وسخاوت وشجاعت واستقامت اعتدال پسندی اور راست بازی میں بے مثال خاندانی عزت اور ایمانی غیرت، عزم واستقلال اور فن حرب میں آپ امت مسلمہ میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔

رحمت عالم سید کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت عطا فرمائی تھی اور دارین میں اپنا "اخی" فرمایا اپنی لاڈلی صاحبزادی خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃ الزاہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا عقد مبارک آپ کے ساتھ کیا، "مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلٰی فَعَلِیٌّ مَوۡلٰی" کا طرۂ امتیاز بھی آپ کو بخشا، آپ کے ایمان وعمل زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت، مہر وفا، جود وعطا، حلم وحیاء اور بے بہا عطا اور دیگر فضائل کا بیان قرآن وحدیث میں وارد ہے۔ بطور نمونہ چند احادیث طیبات ومقدسات قارئین کی ضیافت طبع کے لیے زیب قرطاس ہیں۔

1: حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے عرض کیا:

"یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى؟ اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي"۔

"کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون عَلَیْهِ السَّلَام کی حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔" (۱)

۲: حضرت جابر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ طائف کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ"۔

"میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔" (۲)

۳: حضرت ابو سعید رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرَكَ"۔

"اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔" (۳)

۴: حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ بھی تھے۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ:

"اَللّٰهُمَّ، لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا"۔

"یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیر و عافیت) نا دیکھ لوں۔" (۴)

۵: حضرت حبشی بن جنادہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"عَلِيٌّ مِنِّي وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ"۔

"علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔" (۵)

۶: حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ"۔

"تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔" (۶)

۷: حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا آپ ﷺ نے دعا کی:

"اَللّٰهُمَّ، ائْتِنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهُ"۔

۱: "البخاری": الصحیح، کتاب المغازی، باب غزوۃ تبوک جلد: ۴، ص: ۱۶۰۲، الرقم: ۴۱۵۳۔ "المسلم": الصحیح، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل عثمان بن عفان، جلد: ۴، ص: ۱۸۷۱، الرقم: ۲۴۰۴۔ "الترمذی": السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب، جلد: ۵، ص: ۶۳۸، الرقم: ۳۷۲۴۔ "احمد بن حنبل": المسند، جلد: ۱، ص: ۱۸۵، الرقم: ۱۶۰۸۔ "ابن حبان": الصحیح، جلد: ۱۵، ص: ۳۷۰، الرقم: ۶۹۲۷۔ "البیہقی": السنن الکبریٰ، جلد: ۹، ص: ۴۰۔

۲: "الترمذی": السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب جلد: ۵، ص: ۶۳۹، الرقم: ۳۷۲۶۔ "ابن ابی عاصم": السنۃ، جلد: ۲، ص: ۵۹۸، الرقم: ۱۳۲۱۔ "الطبرانی": المعجم الکبیر، جلد: ۲، ص: ۱۸۶، الرقم: ۱۷۵۶۔

۳: "الترمذی": السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب، جلد: ۵، ص: ۶۳۹، الرقم: ۳۷۲۷۔ "البزار": المسند، جلد: ۴، ص: ۳۶، الرقم: ۱۱۹۷۔ "ابویعلیٰ" المسند، جلد: ۲، ص: ۳۱۱، الرقم: ۱۰۴۲۔ "البیہقی": السنن الکبریٰ، جلد: ۷، ص: ۶۵، الرقم: ۱۳۱۸۔

۴: "الترمذی": السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب جلد: ۵، ص: ۶۴۳، الرقم: ۳۷۳۷۔ "الطبرانی": المعجم الکبیر، جلد: ۲۵، ص: ۶۸، الرقم: ۱۶۸۔ "الطبرانی": المعجم الاوسط، جلد: ۳، ص: ۴۸، الرقم: ۲۴۳۲۔ "احمد بن حنبل": فضائل الصحابۃ، جلد: ۲ ص: ۶۰۹، الرقم: ۱۰۳۹۔

۵: "الترمذی": السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب جلد: ۵، ص: ۶۳۶، الرقم: ۳۷۱۹۔ "ابن ماجہ": السنن، باب: فضل علی بن ابی طالب جلد: ۱، ص: ۴۴، الرقم: ۱۱۹۔ "احمد بن حنبل": المسند، جلد: ۴، ص: ۱۶۵۔ "ابن ابی شیبہ": المصنف، جلد: ۶، ص: ۳۶۶، الرقم: ۳۲۰۷۱۔

۶: "الترمذی": السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب جلد: ۵، ص: ۶۳۶، الرقم: ۳۷۲۰۔ "الحاکم": المستدرک، جلد: ۳، ص: ۱۵، الرقم: ۴۲۸۸۔

”یااللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔“(۷)

۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”اگر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔“(۸)

۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا: پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوْا عَلِيًّا، فَوَ اللهِ، إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْفِي سَبِيْلِ اللهِ۔“

”اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستے میں بہت سخت ہے۔“(۹)

۱۱: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

”اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَجِبْرِيْلُ عَنْكَ رَاضُوْنَ۔“

”اللہ تعالیٰ اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرائیل تم سے راضی ہیں۔“(۱۰)

۱۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا:

”مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔“

”جو مجھ سے محبت کرے گا اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے والد (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور دونوں کی والدہ (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔“(۱۱)

۱۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا:

”يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ حَبِيْبُكَ حَبِيْبِي وَحَبِيْبِي حَبِيْبُ اللهِ وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللهِ وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِي۔“

”اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ اور اس کے لئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔“(۱۲)

۱۳: حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا درآنحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے موئے مبارک پکڑے ہوئے تھے کہ:

”مَنْ آذَى شَعْرَةً مِنْكَ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ۔“

۷: ”الترمذی“: السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب جلد: ۵، ص: ۶۳۶، الرقم: ۳۷۲۱۔ ”الطبرانی“: المعجم الاوسط، جلد: ۹، ص: ۱۴۶، الرقم: ۹۳۷۲۔ ”ابن حیان“: طبقات المحدثین بأصبهان، جلد: ۳، ص: ۴۵۴۔

۸: ”الترمذی“: السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب جلد: ۵، ص: ۶۳۷، الرقم: ۳۷۲۲۔ ”الحاکم“: المستدرک، جلد: ۳، ص: ۱۳۵، الرقم: ۴۶۳۰۔ ”النسائی“: السنن الکبریٰ، جلد: ۵، ص: ۱۴۲، الرقم: ۸۵۰۴۔

۹: ”احمد بن حنبل“: المسند، جلد: ۳، ص: ۸۶، الرقم: ۱۱۸۳۵۔ ”الحاکم“: المستدرک، جلد: ۳، ص: ۱۴۴، الرقم: ۴۶۵۴۔ ”ابن ہشام“: السیرة النبویة، جلد: ۶، ص: ۸۔

۱۰: ”الطبرانی“: المعجم الکبیر، جلد: ۱، ص: ۳۱۹، الرقم: ۹۴۶۔ ”الهیثمی“: مجمع الزوائد، جلد: ۹، ص: ۱۳۱۔

۱۱: ”الترمذی“: السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب، جلد: ۵، ص: ۶۴۱، الرقم: ۳۷۳۳۔ ”احمد بن حنبل“: المسند، جلد: ۱، ص: ۷۷، الرقم: ۵۷۶۔ ”الطبرانی“: المعجم الکبیر، جلد: ۲، ص: ۷۷، الرقم: ۵۷۶۔

۱۲: ”الحاکم“: المستدرک، جلد ۳ ص ۱۳۸ الرقم: ۴۶۴۰۔ الدیلمی: مسند الفردوس، جلد ۵ ص ۳۲۵ الرقم: ۸۳۲۵۔

"جس شخص نے تجھے (اے علی!) بال برابر بھی اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی پس اس پر اللہ کی لعنت ہو۔"(۱۳)

۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ہم انصار لوگ منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔"(۱۴)

۱۵: حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

"لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ"۔

"کوئی منافق علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مومن ان سے بغض نہیں رکھ سکتا۔"(۱۵)

۱۶: حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"يَا أَنَسُ اِنْطَلِقْ فَادْعُ لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ يَعْنِي عَلِيًّا"۔

"اے انس! میرے پاس عرب کے سردار کو بلاؤ۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا:

"أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ"۔

"میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب کے سردار ہیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کے ذریعے انصار کو بلا بھیجا جب وہ آ گئے تو فرمایا:

"اے گروہ انصار! میں تمہیں وہ امر نہ بتاؤں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھام لو تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے۔"

لوگوں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور ارشاد فرمائیے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"هَذَا عَلِيٌّ فَأَحِبُّوهُ بِحُبِّي وَكَرِّمُوهُ لِكَرَامَتِي فَإِنَّ جِبْرَئِيلَ أَمَرَنِي بِالَّذِي قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ"۔

"یہ علی ہیں تم میری محبت کی بنا پر اس سے محبت کرو اور میری عزت و تکریم کی بنا پر اس کی عزت کرو، جو میں نے تم سے کہا اس کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام نے دیا ہے۔"(۱۶)

ایک ایمان افروز مکالمہ مابین صدیق و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیت الشرف پر حاضر ہوئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ:

"آپ دروازہ کھٹکھٹائیں"۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"فقالا تقدم انت یا علی۔

"یا علی آپ آگے بڑھیں"۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

"میں ایسے شخص پر کیسے سبقت کروں جس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میں نے یہ فرمان سنا ہے کہ!

"ما طلعت الشمس ولا غربت من بعدی علی رجل افضل من ابی بکر الصدیق۔ "اس شخص پر سورج نہ طلوع ہو گا اور نہ غروب جو میرے بعد ابوبکر صدیق سے افضل ہو"۔

۱۳: "ابن عساکر": تاریخ دمشق، جلد:۵۴، ص:۳۰۸۔ "الھندی": کنز العمال، جلد :۱۲، ص:۳۴۹، الحدیث:۲۵۳۵۱۔

۱۴: "الترمذی": السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب، جلد:۵، ص:۶۳۵، الرقم:۳۷۱۷۔

۱۵: "الترمذی": السنن، کتاب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب، جلد:۵، ص:۶۳۵، الرقم:۳۷۱۷۔ "ابو یعلیٰ": المسند، جلد:۱۲، ص:۳۶۲ الرقم :۶۹۳۱۔ "الطبرانی": المعجم الکبیر، جلد:۲۳، ص:۳۷۵، الرقم:۸۸۶۔

۱۶: "الطبرانی": المعجم الاوسط، جلد:۱، ص:۲۳۷، الرقم:۷۷۵۔ الھیثمی مجمع الزوائد، جلد :۹، ص:۱۰۱۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ:

میں ایسے شخص پر کیسے سبقت کروں جس کے متعلق حضور رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"اعطیت خیر النساء لخیر الرجال۔"

"میں نے مردوں میں سے بہترین مرد کو خیر النساء عطا فرمائی ہے۔"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ:

میں اس شخص پر کیسے سبقت کروں جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"من اراد ان ینظر الیٰ صدر ابراھیم الخلیل ینظر الی صدر ابی بکر صدیق۔"

"جو شخص حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے سینہ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سینہ کی طرف دیکھ لے!"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ:

میں اس شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من اراد ان ینظر الیٰ آدم والی یوسف و حسنہ والی موسیٰ و صلاتہ والی عیسیٰ و زھدہ والی محمد ﷺ و خلقہ فلینظر الیٰ علی۔"

"جو شخص حضرت آدم کو، حضرت یوسف اور ان کے حسن کو، حضرت موسیٰ اور ان کی نماز کو، حضرت عیسیٰ اور ان کے زہد کو اور حضرت محمد ﷺ اور ان کے خلق کو دیکھنا چاہے تو وہ علی کی طرف دیکھ لے۔"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ:

میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"ینادی منادمن قبل الحق عزوجل یا ابابکر ادخل انت و محبوبک الجنۃ۔"

"جب دنیا حسرت و ندامت کے دن عرصہ محشر میں جمع ہوگی تو اللہ عزوجل کی طرف سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ ابوبکر! آپ اپنے محبوب کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ:

میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے یوم حنین اور خیبر کے دن کھجوروں اور دودھ کا تحفہ دے کر فرمایا کہ:

"ھذہ ھدیۃ من الطالب الغالب الی علی بن ابی طالب۔"

"یہ اللہ تعالیٰ طالب غالب کی طرف سے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے لیے تحفہ ہے۔"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ:

میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"انت یا ابابکر عینی۔"

"اے ابوبکر تو میری آنکھ ہے۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ:

میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کرسکتا جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"یجیئی علی علیٰ مرکب من مراکب الجنۃ فینادی منادیا محمد! کان لک فی دنیا والد حسن واخ حسن اما الوالد الحسن فابوک ابراھیم الخلیل واما الاخ فعلی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔"

"قیامت کے دن علی جنت کی سواری پر سوار ہو کر آئیں گے اور نداء کرنے والا ندا کرے گا کہ یا محمد ﷺ دنیا میں آپ کے لئے اچھا والد اور اچھا بھائی تھا۔ اچھے والد تو آپ کے حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام ہیں اور آپکے اچھے بھائی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہیں۔"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا! جس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا رضوان خازن جنان جنت و دوزخ کی چابیاں لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا:

"یا ابابکر ان الرب جل جلالہ یقرئك السلام ویقول لك ھذہ مقاتیح الجنة و مفاتیح النار ابعث من شئت الی الجنة وابعث من شئت الی النار۔"

"اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ جنت اور دوزخ کی کنجیاں لے لیں اور جسے چاہیں جنت میں بھیج دیں اور جسے چاہیں دوزخ میں بھیج دیں۔"

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

جبرائیل علیہ السلام میرے لیے اللہ تعالیٰ کا سلام لائے اور کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

"یا محمد ان اللہ عزوجل یقرئك السلام یقول لك احبك وأحب علیا فسجدت شکراً واحب فاطمة فسجدت شکراً واحب حسنا و حسنیا فسجدت شکراً۔"

"میں آپ سے اور علی سے محبت کرتا ہوں۔ تو میں نے سجدۂ شکر ادا کیا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت کرتا ہوں تو میں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ میں حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت کرتا ہوں تو میں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

"لو وزن ایمان ابی بکر بایمان اھل الارض لرجع علیھم۔"

"اگر ابو بکر کے ایمان کے ساتھ تمام اہل زمین کے ایمان کا وزن کیا جائے تا ابو بکر کا پلہ ان سے بھاری رہے گا۔"

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

"فیقول اھل القیامة ای نبی ھذا؟ فینادی منادی ھذا حبیب اللہ ھذا علی ابن ابی طالب۔"

"قیامت کے دن علی اور ان کی اولاد اور ان کی زوجہ جنت کی فربہ سواریوں پر تشریف لائیں گے تو اہل قیامت کہیں گے کہ کیا یہ نبی ہیں؟ منادی نداء کرے گا کہ یہ اللہ کے حبیب ہیں، یہ علی ابن ابی طالب ہیں۔"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

میں اس شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

"ادخل من حیث شئت ایھا الصدیق الاکبر۔"

"کل قیامت کو اہل محشر جنت کے آٹھوں دروازوں پر یہ آواز سنیں گے کہ اے صدیق اکبر جس دروازہ سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

"بین قصری و قصر ابراھیم الخلیل قصر علی ابن ابی طالب۔"

"جنت میں علی کا محل میرے اور حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے محلات کے درمیان ہوگا۔"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

"ان اھل السموات من الکروبین الروحانین والملاء الاعلیٰ ینظرون فی کل یوم الیٰ ابی بکر الصدیق۔"

"آسمان پر رہنے والے کرّو بیان روحانین اور فرشتے ہر روز ابوبکر صدیق کی طرف دیکھتے ہیں۔"

حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

میں اس شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں اور اس کے اہل بیت کے حق میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

"ویطعمون الطعام علیٰ حبہٖ مسکیناً و یتیما واسیرا۔"(۱۷)

"اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین و یتیم اور اسیر کو۔"

حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

میں اس شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے حق میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا ہے:

"والذی جاء بالصدق و صدق بہ الٓئک ھم المتقون۔"(۱۸)

"اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے اس کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔"

فیصلہ کیسے ہوا؟

ہر دو مقدس ومحترم ہستیوں کا سلسلہ کلام محبت دراز ہوگیا تو ہر دو حضرات کی شان وعظمت کا فیصلہ اس عظیم فیصلہ کرنے والے احکم الحاکمین کی بارگاہ سے ہونے کا وقت آگیا جس کے فیصلہ کے بعد کسی کا فیصلہ نہیں اور جس کے حکم کے بعد کسی کا حکم نہیں۔

جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ہر دو حضرات کی زیارت کے لیے بے قرار ہوگئے اور خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ دیتے وقت اپنے محبوب کی زبان کا انتخاب فرمالیا۔

امام الانبیاء سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرۂ مبارکہ کے باہر تو دو صدیق ایک دوسرے کی شان وعظمت اور تعریف وتوصیف بیان کرنے کا حق ادا کر رہے ہیں اور حجرہ مبارک کے اندر جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہ رسالت مآب میں پیش ہو کر بیرون خانہ ہونیوالی گفتگو سنا کر:

"وما ینطق عن الھویٰ۔ ان ھو الا وحی یوحٰی۔"

کی تفسیر منیر کا مشاہدہ کرنے کے لیے عرض کر رہے ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ نے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ:

"اس ساعت میں ساتوں آسمانوں کے فرشتے ابوبکر صدیق اور علی ابن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف دیکھ رہے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کی پاکیزہ گفتگو اور حسن جواب کے ماجرا سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے چلیں اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دونوں پر رحمت و رضوان کے ساتھ احاطہ کرلیا ہے اور دونوں کو حسن ادب اور اسلام وایمان کے ساتھ مخصوص فرمالیا ہے۔"

پس حضور رسالت مآب حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اور جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے بیان کے مطابق ہر دو حضرات کو کھڑے دیکھا تو دونوں کی پیشانیوں کو چوم لیا اور فرمایا:

"قسم ہے اس حق کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر تمام سمندر سیاہی کی دواتیں بن جائیں اور درخت قلمیں بن جائیں اور ارض وسماوات پر رہنے والے لکھنا شروع کر دیں تو جب بھی تم دونوں کے فضائل اور اوصاف اجر کو بیان کرنے سے عاجز رہیں گے۔"

"فخرج النبی ﷺ الیھما فوجد ھما کما ذکر لہ جبرائل فقبل النبی ﷺ کل واحد منھما وقال ! و حق من نفس محمد بیدہ لوان البحار اصبحت مدارا والشجار اقلا ما واھل السماوات والارض کتابا یعجزوا عن فضلکما وعن وصف اجر کما۔"(۱۹)

۔۔۔(بقیہ صفحہ نمبر ۲۴ پر)۔۔۔

۱۷: "سورہ الدھر" آیت: ۸۔

۱۸: "سورۃ الزمر"۔

۱۹: "نور الابصار فی مناقب آل بیت نبی المختار" مطبوعہ مصر، ص: ۹-۱۰۔

چودھویں قسط

مولانا شہزاد احمد مجددی چوراہی

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سر غیب ہدایت پہ غیبی درود
عطر حبیب نہایت پہ لاکھوں سلام

سر:

"جمع اسرار"۔

بھید:

پوشیدہ باتیں۔

غیب:

غیر موجود، غائب، پوشیدہ، اوجھل۔

ہدایت:

راہنمائی۔ رہبری۔

غیبی:

غائب، غیر حاضر، عالم غیب سے متعلق و منسوب۔

عطر:

خوشبو، مہک، لب لباب۔

حبیب:

دوست، پیارا، معشوق۔

نہایت:

حد، انتہاء، انجام، آخر، بے انتہاء، بکثرت۔

تفہیم:

رسول اللہ ﷺ پوشیدہ اور مستقبل کی باتوں کے بارے میں اس امت کی راہنمائی فرمائی۔ آپ نے ایسے واقعات سے اپنی امت کو آگاہ فرمایا جو ابھی رونما بھی نہیں ہوئے تھے۔ آپ کے جسم مبارک سے کستوری کی خوشبو آتی تھی کہ اس خوشبو سے گلیاں مہک جایا کرتی تھیں اور اس مہک کی بدولت صحابہ کرام عَلَيۡهِمُ الرِّضۡوَان آپ کو تلاش کیا کرتے تھے۔ ام سلیم آپکے جسم مبارک کے معطر پسینہ کو شیشی میں جمع کر لیا کرتی تھیں اور اسے بطور خوشبو استعمال کیا کرتی تھیں۔ انصار کے ایک گھر میں آپ ﷺ کا پسینہ بطور خوشبو استعمال کیا جاتا تھا اور اس کی مہک کی وجہ سے اس گھر کا نام ہی "بیت المطیبین" مشہور ہو گیا۔

نبوت کا معنیٰ:

قاضی عیاض اندلسی "الشفاء" میں اور امام قسطلانی "المواہب" میں فرماتے ہیں:

"النبوة التي هي الإطلاع على الغيب۔"(۱)

"نبوت غیب پر اطلاع ہے"۔

امام قسطلانی مزید فرماتے ہیں:

ا: "الشفاء بتعريف حقوق المصطفى مزيلا بالحاشية المسماة مزيل الخفاء عن ألفاظ الشفاء" ۱: ۲۵۰، الباب الرابع فيما اظهره الله تعالى على يديه من المعجزات الخ، فصل اعلم أن الله جل اسمه قادر على خلق المعرفة فى قلوب عباده، دار الكتب العلمية بيروت۔ "والمواهب اللدنية بالمنح المحمدية" ۱: ۲۶۹، الفصل الأول فى ذكر أسمائه الشريفة المنبئة عن كمال صفاته المنيفة، المكتبة التوفيقية القاهرة۔

"ثم إن النبوءة بالهمز مأخوذة من النبأ، وهو الخبر، وقد لا يهمز تسهيلا ۔ أي أن الله أطلعه على غيبه وأعلمه أنه نبيه ۔"(۲)

"پھر لفظ "نبوءۃ" ہمزہ کے ساتھ "النباء" سے ماخوذ ہے یعنی خبر اور تسہیل کے طور پر ہمزہ کے بغیر (نبوت) بھی پڑھتے ہیں۔ معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے غیب پر اطلاع دی اور آپ کو بتایا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔"

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ:

امام قسطلانی "المواہب اللدنیہ" میں لکھتے ہیں کہ:

"وقد اشتهر وانتشر أمره ﷺ بين أصحابه بالإطلاع على الغيوب، حتى إن كان بعضهم ليقول لصاحبه: اسكت فو الله لو لم يكن عندنا من يخبره لأخبرته حجارة البطحاء ۔"(۳)

"اور صحابہ کرام میں یہ بات مشہور تھی کہ نبی کریم ﷺ غیوب پر مطلع ہیں حتیٰ کہ ان میں سے بعض دوسرے ساتھی سے کہتے خاموش رہو اللہ کی قسم! اگر ان کے پاس وہ نہ ہو جو ان کو خبر دیتا ہے تو بطحاء کے پتھر ان کو بتا دیں گے۔"

اس کی شرح میں امام زرقانی لکھتے ہیں:

"أصحابه المؤمنون، فإنهم جازمون بإطلاعه على الغيب ۔"(۴)

"صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کو غیب پر مطلع ہیں۔"

شارح مشکوۃ ملا علی قاری حنفی کا عقیدہ:

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

"ونعتقد أن العبد ينقل في الأحوال حتى يصير إلى نعت الروحانية فيعلم الغيب ۔"(۵)

"ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقی مقامات پا کر صفت روحانی تک پہنچتا ہے اس وقت اسے علم غیب حاصل ہوتا ہے۔"

اسی مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے:

"ويطلع العبد على حقائق الأشياء، ويتجلى له الغيب وغيب الغيب ۔"(۶)

"اور نور ایمان کی قوت بڑھ کر بندہ، حقائق اشیاء پر مطلع ہوتا ہے اور اس پر نہ صرف غیب بلکہ غیب کا غیب روشن ہو جاتا ہے۔"

امام ابن حجر مکی کا عقیدہ:

امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں:

"الخواص يجوز ان يعلموا الغيب في قضية أو قضايا كما وقع لكثير منهم واشتهر ۔"(۷)

"جائز ہے کہ خواص کو کسی قضیہ یا قضایا میں علم غیب ملے جیسا کہ ان میں بہت کے لیے واقع ہو کر مشہور ہوا۔"

امام بغوی اور امام خازن کا عقیدہ:

امام بغوی "معالم التنزیل" اور امام خازن "لباب التاویل" میں تحت آیت "وماھو علی الغیب بضنین" فرماتے ہیں:

"يقول إنه يأتيه علم الغيب فلا يبخل به عليكم بل يعلمكم ويخبركم به ۔"(۸)

"یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو غیب کا علم آتا ہے وہ تمہیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم عطا فرماتے ہیں اور مطلع فرماتے ہیں۔"

۲: "المواهب اللدنية بالمنح المحمدية" ۱: ۴۶۸، الفصل الأول في ذكر أسمائه الشريفة المنبئة عن كمال صفاته المنيفة، المكتبة التوفيقية القاہرة۔

۳: "المواهب اللدنية بالمنح المحمدية" ۳: ۱۲۵، المقصد الثامن، الفصل الثالث في إنبائه ﷺ بالأنباء المغيبات، المكتبة التوفيقية القاہرة۔

۴: "شرح الزرقاني على المواهب" ۱۰: ۱۱۳، دار الكتب العلمية بيروت۔

۵: "مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح" ۱: ۱۲۳، كتاب الإيمان، الفصل الأول، دار الكتب العلمية بيروت۔

۶: "مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح" ۱: ۱۱۲، كتاب الإيمان، الفصل الأول، دار الكتب العلمية بيروت۔

۷: "الأعلام بقواطع الإسلام" صفحہ: ۳۵۹، مكتبة الحقيقة استانبول۔

۸: "تفسير البغوي المسمى بمعالم التنزيل" ۵: ۲۱۸، دار إحياء التراث العربي بيروت۔ ولباب التأويل في معاني التنزيل المعروف بالخازن، ۴: ۳۹۹، دار الكتب العلمية بيروت۔

امام محمد بن عبد الباقی زرقانی کا عقیدہ:

امام محمد بن عبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں:

"وقد تواترت الأخبار واتفقت معانیها علی إطلاعه ﷺ علی الغیب، کما قال عیاض، ولا ینافی الآیات الدالة علی أنه لا یعلم الغیب إلا الله۔"(۹)

"متواتر احادیث اور ان کے معانی اس بات پر متفق ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیب پر اطلاع دی گئی جیسا کہ قاضی عیاض اندلسی کا قول ہے اور جن آیات میں اللہ تعالیٰ کے غیب جاننے کا ذکر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا۔"

امام احمد رضا خان بریلوی کا عقیدہ:

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددِ ماٴۃ حسان الہند امام احمد رضا خان محدث بریلوی نور اللہ مرقدہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

"اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اولین وآخرین وشرق وغرب وعرش وفرش وماتحت الثریٰ وجملہ ماکان وما یکون الی آخر الایام کے ذرے ذرے کا علم تفصیلی عطا فرمایا۔"(۱۰)

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جان لیا:

ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"علمت ما فی السمٰوٰت وما فی الأرض۔"(۱۱)

"میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔"

شیخ محقق علی الاطلاق شاہ عبد الحق محدث دہلوی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

"دانستم ہر چہ در آسمانہا وہرچہ در زمینہا بود" عبارت ست از حصول تمامۂ علوم جزئی وکلی واحاطہ آں۔(۱۲)

"میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے" اس حدیث میں تمام علوم جزئی وکلی کے حاصل ہونے اور ان کے احاطہ کرنے کا بیان ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کی خبر دی:

حضرت عمر فاروق سے روایت ہے کہ:

"قام فینا النبی ﷺ مقاما فأخبرنا بدء الخلق حتی دخل أهل الجنة منازلهم وأهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسیه من نسیه۔"(۱۳)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری مجلس میں قیام فرما کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کی خبر دے دی جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا اس نے بھلا دیا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت تک کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بتا دیا:

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ:

"لقد خطبنا النبی ﷺ خطبة ما ترك فیها شیئا إلی قیام الساعة إلا ذکره علمه من علمه وجهله من جهله إن کنت لأری الشیء قد نسیت فأعرفه کما یعرف الرجل إذا غاب عنه فرآه فعرفه۔" متفق علیه(۱۴)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور اس خطبہ میں

۹: "شرح الزرقانی علی المواهب" ۱۰: ۱۱۲، دار الکتب العلمیة بیروت۔

۱۰: "فتاویٰ رضویہ" ۲۹: ۲۸۳، رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

۱۱: "الجامع الصحیح سنن الترمذی" ۵: ۳۶۶، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ومن سورۃ ص، رقم: ۳۲۳۳، دار إحیاء التراث العربی بیروت۔

۱۲: "اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ" ۱: ۳۳۳، کتاب الصلوٰۃ، باب المساجد، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

۱۳: "صحیح البخاری" ۱: ۴۵۳، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی قول اللہ تعالی وهو الذی یبدأ الخلق ثم یعیده الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی۔

۱۴: "صحیح البخاری" ۶: ۲۴۳۵، باب وکان أمر اللہ قدرا مقدورا، رقم: ۶۲۳۰، دار ابن کثیر الیمامة بیروت۔

(بقیہ حوالہ نمبر ۱۴ اگلے صفحے پر)

قیامت تک رونما ہونے والی کوئی بات ایسی نہ چھوڑی کہ جس کا تذکرہ نہ کیا ہو، جس نے جو یاد رکھا پس اس نے یاد رکھا اور جس نے جو بھلا دیا پس اس نے بھلا دیا۔ پھر جب میں ان میں سے کچھ رونما پذیر ہونے والا دیکھتا ہوں تو ایسے پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی شخص اوجھل ہو جاتا ہے اور پھر جب دوبارہ نظر آتا ہے تو پہچانا جاتا ہے۔"

حضور ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سب کچھ بتا دیا:

مسند امام احمد بن حنبل میں بسند صحیح حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ:

"لقد تركنا محمد ﷺ وما يحرك طائر جناحيه في السماء إلا أذكرنا منه علما۔"(۱۵)

"نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ ہوا میں پر مارنے والا ایسا نہیں جس کے بارے میں نہ بتایا ہو۔"

صحیح مسلم میں حضرت عمرو بن اخطب سے مروی ہے کہ:

"صلى بنا رسول الله ﷺ الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتى حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى غربت الشمس فأخبرنا بما كان وبما هو كائن فأعلمنا أحفظنا۔"(۱۶)

"ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہو گئے پھر خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا اور آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا اور آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی، اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ اس دوران آپ نے ہم سے سب کچھ بیان فرما دیا جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جسے زیادہ یاد رہا۔"

دنیا میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے، حضور ﷺ نے سب کچھ دیکھ لیا:

امام ابو نعیم "حلیۃ الاولیاء" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إن الله عز وجل قد رفع لي الدنيا فأنا أنظر إليها وإلى ما هو كائن فيها يوم القيامة كأنما أنظر إلى كفي هذه جليان من أمر الله عز وجل جلاه لنبيه كما جلاه للنبيين قبله۔"(۱۷)

"بے شک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اٹھا لی اور میں نے اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے جب کچھ ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں اس روشنی کے سبب کو اللہ جلالہ نے اپنے نبی کے لیے روشن فرمائی جیسے اس سے قبل انبیاء کے لیے روشن کی تھی۔"

حضور ﷺ نے شرک کے فتوے لگانے والی قوم کی اطلاع دی:

عماد الدین ابن کثیر نے سند جید کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إن مما أخاف عليكم رجل قرأ القرآن حتى إذا رؤيت بهجته عليه وكان رداء الإسلام اعتراه إلى ما شاء الله أنسلخ منه ونبذه وراء ظهره سعى على جاره بالسيف ورماه بالشرك قال قلت يا نبي الله أيهما أولى بالشرك المرمي أو الرامي قال بل الرامي۔"(۱۸)

(بقیہ حوالہ نمبر ۱۴) و "صحیح مسلم" ۴:۲۲۱۷، باب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، رقم: ۲۸۹۱، دار إحياء التراث العربي بيروت۔

۱۵: "مسند الإمام أحمد بن حنبل" ۵:۱۵۳، حديث أبي ذر الغفاري رضي الله عنه، رقم: ۲۱۳۹۹، مؤسسة قرطبة القاهرة۔

۱۶: "صحیح مسلم" ۴:۲۲۱۷، باب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، رقم: ۲۸۹۲، دار إحياء التراث العربي بيروت۔

۱۷: "حلية الأولياء وطبقات الأصفياء" ۶:۱۰۱، دار الكتاب العربي بيروت۔

۱۸: "تفسير القرآن العظيم" ۲:۲۶۶، تحت آيت واتل عليهم نبأ الذي الخ، دار الفكر بيروت۔

"میں تم میں سب سے زیادہ اس سے ڈرتا ہوں جو قرآن پڑھ لے گا جو اسلام کی چادر اوڑھے ہوئے ہوگا اور دینی ترقی پر ہوگا کہ ایک دم اس سے ہٹ جائے گا، اسے پس پشت ڈال دے گا، اپنے پڑوسی پر تلوار لے دوڑے گا اور اسے شرک کی تہمت لگائے گا، حضرت حذیفہ بن یمان نے یہ سن کر دریافت کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مشرک ہونے کے زیادہ قابل کون ہوگا؟ یہ تہمت لگانے والا یا جسے تہمت لگا رہا ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ تہمت دھرنے والا۔"(۱۹)

اس صحیح حدیث کا مضمون صاف بتا رہا ہے کہ مستقبل میں مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگانے والی قوم کا ظہور ہوگا اور اس قوم کا ظہور ہو چکا ہے جو بات بات میں مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگاتی ہے۔

مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے والے بدوؤں کے بارے میں غیبی خبر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا:

"متى السّاعة قال ما المسؤول عنها بأعلم من السّائل وسأخبرك عن اشراطها إذا ولدت الأمة ربها وإذا تطاول رعاة الإبل البهم فى البنيان۔"(۲۰)

"قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا (البتہ) میں تمہیں اس کی نشانیاں بتلاسکتا ہوں۔ وہ یہ ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دیہاتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔"

۔۔۔جاری ہے۔۔۔

بقیہ: مناقب سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ریاض النضرہ، ص ۲۳۳، جلد ۲) پر امام ابو جعفر احمد الشہیر بالمحب الطبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت درج فرماتے ہیں:

"التقى ابوبكر الصديق و على بن ابى طالب فتبسم ابوبكر فقال له مالك تبسمت قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لايجوز احد الصراط الامن كتب له على الجواز۔"

"حضرت ابو بکر صدیق اور مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات ہوئی تو صدیق اکبر، علی المرتضیٰ کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو ابو بکر صدیق نے فرمایا:

"میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آپ کے بارے میں خود سنا کہ پل صراط سے صحیح سلامت گزر کر جنت میں وہی جاسکے گا جس کو علی المرتضیٰ لکھ دے گا۔"

حیدر رضائے حق کی اطاعت کا نام ہے
حیدر "خداپرست" شجاعت کا نام ہے
حیدر مزاج دین کی شرافت کا نام ہے
حیدر ازل سے روح عبادت کا نام ہے
حیدر نبی کا ناز ہے، حسن یقین ہے
حیدر سوار پشت دل ماء و طین ہے۔

۱۹: "تفسیر ابن کثیر" (مترجم) ۲:۳۴۹، مکتبہ قدوسیہ لاہور۔

۲۰: "صحیح البخاری" ۱:۲۷/۱، باب: سؤال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الإیمان والإسلام وعلم الساعۃ، رقم: ۵۰، دار ابن کثیر بیروت۔

فیضانِ ماہِ رمضان المبارک

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

رمضان المبارک مسلمانوں کے لیے اللہ رب العزت کی طرف سے ایک عظیم انعام ہے یہ ہر سال تقویٰ وطہارت کا پیغام لاتا ہے اور اپنے قدردانوں کے گناہوں کو مٹا کر عرفان وایقان کی منزل دلاتا ہے۔ رمضان المبارک بہت ہی خیر و برکت اور رحمت مغفرت کا مہینہ ہے۔ قرآن اور احادیث مبارکہ میں اس کی عظمت وشان کو بڑے اہتمام سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ مہینہ تمام مہینوں کا سردار ہے زبان نبوت سے رمضان المبارک کے چند فضائل وکمالات ملاحظہ ہوں۔

۱: ماہِ رمضان المبارک کی فضیلت:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب رمضان المبارک کا مہینہ (مومنوں پر) داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔"(۱)

حضرت سیدنا ابوھریرہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ سے ہی مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تمہارے پاس ماہِ رمضان المبارک آیا اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (کی عبادت اور اس کی رضا حاصل کرنے) کے لیے اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے جو اس کے ثواب سے محروم کر دیا گیا وہ گویا ہر خیر سے ہی محروم کر دیا گیا۔"(۲)

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا جب کہ ماہِ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا:

"تمہارے پاس برکتوں والا مہینہ آگیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے، رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے، اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نیکی کی طرف تمہاری ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی عملی کوششوں کو دیکھتا ہے اور تمہاری وجہ سے اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے لہٰذا تم اپنے قلب وباطن سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیکی پیش کرو کیونکہ بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا۔"(۳)

حضرت سیدنا ابو مسعود غفاری رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو چکا تھا کہ ایک دن انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"اگر لوگوں کو ماہِ رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں کا علم

۱: "البخاری": الصحیح، کتاب الصوم، باب: ھل یقال: رمضان او شھر رمضان؟ ومن رای کلہ واسعاً، رقم الحدیث: ۱۸۹۹، ص: ۳۰۵، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

۲: "النسائی": السنن، کتاب الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی معمر فیہ، رقم الحدیث: ۲۱۰۸، ص: ۳۱۸، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔ دیلمی: مسند الفردوس، باب: الجیم، رقم الحدیث: ۲۵۹۴، جلد: ۲، ص: ۱۱۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

۳: "المنذری": الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الصوم، باب: الترغیب فی صیام رمضان احتساباً۔ الخ، جلد: ۲، ص: ۲۰، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

ہوتا تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان المبارک ہی ہو۔"(۴)

حضرت سیدنا ابو ھریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۂ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:

"آمین، آمین، آمین۔"

عرض کیا گیا:

"یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! (کیا وجہ ہے کہ) جب آپ منبر پر جلوہ گر ہوئے تو آپ نے کہا: آمین، آمین، آمین۔"

آپ نے فرمایا:

"بے شک جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے اور کہا:

"جو شخص رمضان المبارک کا مہینہ پائے اور اس کی بخشش نہ ہو اور وہ دوزخ میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے۔"

جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا:

"آپ اس پر "آمین" کہیں۔ پس میں نے "آمین" کہا۔"(۵)

۲: ماہِ رمضان المبارک کے پہلے دن کی فضیلت:

حضرت سیدنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۂ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"جنت سال کے آغاز ہی سے اگلے سال تک رمضان المبارک کے لیے سجادی جاتی ہے۔"

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

"فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمِ رَمَضَانَ۔"

"جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے تو (پھر کیا ہوتا ہے؟)"۔

عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جو جنت کے درختوں کے پتوں سے حورعین پر پھیل جاتی ہے پس وہ حورعین یہ دعا مانگتی ہیں:

"يَارَبِّ، اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجاً تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَ تَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا۔"

"اے اللہ! ہمارے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔"(۶)

۳: ماہِ رمضان المبارک کی پہلی شب کی فضیلت:

حضرت سیدنا ابو ھریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۂ کا بیان ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔"

جب رمضان المبارک کی پہلی شب ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنات باندھ دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی کرنے والا آواز دیتا ہے:

"اے خیر کے متلاشی! آگے آ، اور شر کے متلاشی! رک جا، اور یوں اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کردیتا ہے۔"(۷)

حضرت سیدنا ابو ھریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۂ سے مروی ایک دوسری روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"جب رمضان المبارک کی پہلی شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف نظر رحمت فرمالیتا ہے تو اسے عذاب نہ دے گا۔"(۸)

۴: "المنذری": الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الصوم، باب: الترغیب فی صیام رمضان احتساباً۔ الخ، جلد: ۲، ص: ۶۲، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

۵: "ابی یعلی": المسند، مسند أبی ھریرۃ، رقم الحدیث: ۵۹۱۵، ص: ۱۰۵۴، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان۔

۶: "الطبرانی": المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، رقم الحدیث: ۶۸۰۰، جلد: ۵، ص: ۱۲۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

۷: "الترمذی": الجامع الصحیح، ابواب الصوم، باب: ماجاء فی فضل شہر رمضان، رقم الحدیث: ۶۸۲، ص: ۲۲۹، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔ "ابن ماجہ": السنن، ابواب ماجاء فی الصیام، باب: ماجاء فی فضل شہر رمضان، رقم الحدیث: ۱۶۴۲، ص: ۲۹۳، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیح الریاض۔

۸: "المنذری": الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الصوم، باب: الترغیب فی صیام رمضان احتساباً۔ الخ، جلد: ۲، ص: ۵۹، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

حضرت سیدنا ابی سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب رمضان المبارک کی پہلی شب ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔"(۹)

۴: ماہِ رمضان المبارک کی ہر شب کی فضیلت:

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں ہر رات چھ لاکھ لوگوں کو جہنم کی آگ سے رہائی دیتا ہے۔ اور جب آخری رات ہوتی ہے تو گذشتہ تمام راتوں میں رہا کردہ تعداد کے برابر مزید لوگوں کو خلاصی عطا فرماتا ہے۔"(۱۰)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ماہِ رمضان کی ہر شب کے متعلق یوں ارشاد فرمایا:

"ماہِ رمضان المبارک کی ہر شب آسمانوں میں سے صبح صادق تک ایک منادی یہ ندا کرتا ہے۔ اے اچھائی مانگنے والے خوش ہو جا، اور اے شریر شر سے باز آجا اور عبرت حاصل کر، ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ ہم اس کو معاف کر دیں، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ ہم اس کی توبہ قبول کریں، ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ ہم اس کی دعا قبول کریں، ہے کوئی سائل کہ ہم اسکے سوال کے مطابق عطا کریں۔"(۱۱)

۵: ماہِ رمضان المبارک کے ہر روز و شب کی فضیلت:

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰہِ عُتَقَاءَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ عَبِیْدًا وَاِمَاءً یُعْتِقُھُمْ مِنَ النَّارِ، وَاِنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ دُعَاءً مُسْتَجَابًا یَدْعُوْ فَیَسْتَجِیْبُ لَہٗ۔"

"بے شک 'اللہ تعالیٰ' رمضان المبارک میں ہر روز و شب کئی غلام اور باندیاں جہنم سے آزاد کرتا ہے، اور بے شک رمضان المبارک میں ہر روز مسلمان کے لیے ایک دعا مقبول ہوتی ہے، وہ دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔"(۱۲)

حضرت سیدنا ابی سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر روز و شب کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے یعنی ماہِ رمضان المبارک (کے شب و روز میں)۔ اور بے شک ہر روز و شب کل مسلمانوں کیلئے ایک دعا مقبول ہوتی ہے۔"(۱۳)

۶: ماہِ رمضان المبارک کے ہر روز کی فضیلت:

حضرت سیدنا ابو ھریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وَلِلّٰہِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفُ اَلْفُ عَتِیْقٍ مِنَ النَّارِ۔"

"اور رمضان المبارک کے ہر روز دس لاکھ گناہگاروں کو (اللہ تعالیٰ) جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے۔"(۱۴)

۷: ماہِ رمضان المبارک کے روزوں کی فضیلت:

حضرت سیدنا ابو ھریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

9: "المنذری": الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الصوم، باب: الترغیب فی صیام رمضان احتساباً۔۔۔الخ، جلد: ۲، ص: ۵۷، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ روڈ کوئٹہ۔

۱۰: "المنذری": الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الصوم، باب: الترغیب فی صیام رمضان احتساباً۔۔۔الخ، جلد: ۲، ص: ۶۳، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ روڈ کوئٹہ۔

۱۱: "المنذری": الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الصوم، باب: الترغیب فی صیام رمضان احتساباً۔۔۔الخ، جلد: ۲، ص: ۶۳، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ روڈ کوئٹہ۔

۱۲: "ابن شاہین": الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذلک، جلد: ۱، ۱۸۳، رقم الحدیث: ۱۴۲، مطبوعہ دار ابن الجوزی، دمام سعودیہ۔

۱۳: "المنذری": الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الصوم، باب: الترغیب فی صیام رمضان احتساباً۔۔۔الخ، جلد: ۲، ص: ۶۳، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ روڈ کوئٹہ۔ "احمد بن حنبل": المسند، مسند المکثرین من الصحابۃ، رقم الحدیث: ۷۴۶۰، ص: ۵۱۷، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

۱۴: "المنذری": الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الصوم، باب: الترغیب فی صیام رمضان احتساباً۔۔۔الخ، جلد: ۲، ص: ۶۵، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ روڈ کوئٹہ۔

”جو شخص بحالت ایمان ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے گا اسکے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“(۱۵)

حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بنی آدم کے تمام اعمال کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک جتنا بھی اللہ تعالیٰ چاہیے بڑھا دیا جاتا ہے۔ سوائے روزہ کے کہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔“

کیونکہ روزہ دار میرے لیے اپنی خواہشات اور کھانا چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔“(۱۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”روزہ ڈھال ہے اس کے ساتھ بندہ خود کو دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔“(۱۷)

۸: ماہِ رمضان المبارک میں ہر افطاری کے وقت کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہُ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”وَلِلّٰہِ عزوجل عِنْدَ کُلِّ فِطْرٍ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ کُلَّ لَیْلَۃٍ عِتْقاً مِنَ النَّارِ سِتُّوْنَ اَلْفاً۔“

”اور اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات افطاری کے وقت ساٹھ ہزار گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔“

اور آگے فرمایا:

”اور عید کے دن اللہ تعالیٰ سارے مہینے کے برابر تیس مرتبہ ساٹھ ساٹھ ہزار لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔“(۱۸)

الامام الشیخ نصر بن محمد بن ابراہیم السمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی (۳۷۳ھ) نے اپنی کتاب میں ایک روایت یوں نقل کی ہے:

”وان اللہ تعالیٰ فی کل یوم من شھر رمضان عند الافطار الف الف عتیق من النار، کلّھم قد استوجبو العذاب۔“

”اور بے شک اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں ہر روز افطار کے وقت دس لاکھ ایسے دوزخیوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہو گی۔“(۱۹)

۹: ماہِ رمضان المبارک میں افطاری کروانے کی فضیلت:

حضرت سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ فَطَّرَ صَائِماً، کَانَ لَہٗ، مِثْلُ اَجْرِہٖ، غَیْرَ اَنَّہٗ، لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْئاً۔“

”جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کے لیے اس کی مثل ثواب ہے، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔“(۲۰)

۱۵: ”البخاری“: الصحیح، کتاب الایمان، باب: صوم رمضان احتساباً من الایمان، رقم الحدیث: ۳۸، ص: ۹ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔ ”المسلم“: الصحیح، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب: الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح، رقم الحدیث: ۱۷۸۱، ص: ۳۰۸، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

۱۶: ”المسلم“: الصحیح، کتاب الصیام، باب حفظ اللسان للصائم، رقم الحدیث: ۲۷۰۷، ص: ۴۶۹، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

۱۷: ”احمد بن حنبل“: المسند، مسند المکثرین من الصحابۃ، رقم الحدیث: ۱۵۲۶۴، ص: ۱۰۲۰، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

۱۸: ”المنذری“: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الصوم، باب: الترغیب فی صیام رمضان احتساباً۔۔الخ، جلد: ۲، ص: ۶۳، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

۱۹: ”السمرقندی“: تنبیہ الغافلین باحادیث سید الانبیاء والمرسلین، باب: فضل شہر رمضان، ص: ۱۸۴، مطبوعہ مرکز اھل السنۃ برکات رضا، گجرات ہند۔

۲۰: ”الترمذی“: الجامع الصحیح، ابواب الصوم، باب: ماجاء فی فضل من فطر صائماً، رقم الحدیث: ۸۰۷، ص: ۲۶۵، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔ ”ابن ماجہ“: السنن، ابواب، ماجاء فی الصیام، باب: فی ثواب من فطر صائماً، رقم الحدیث: ۱۷۴۶، ص: ۳۱۰، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔ ”الدارمی“: السنن، کتاب الصوم، باب: الفضل لمن فطر صائما، رقم الحدیث: ۱۷۰۲، جلد: ۲، ص: ۱۴، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

حضرت زید بن خالد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

''جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا یا کسی مجاہد کی تیاری کروائی، یا کسی حاجی کی تیاری کروائی، یا اس کے بعد اس کے اہل خانہ کا خیال رکھا تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے، بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں سے کسی چیز کی کمی کی جائے۔''(۲۱)

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے کسی کا روزہ افطار کرایا تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوگا اور روزہ دار کے ثواب میں کمی کیے بغیر اس کے برابر اسے بھی اجر ملے گا۔ یہ اجر اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا جو دودھ کے گھونٹ یا پانی کے گھونٹ سے کسی کا روزہ افطار کرائے گا اور جو آدمی روزہ دار کا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے سیراب کرے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہ لگے گی۔''(۲۲)

۱۰: ماہِ رمضان المبارک میں تلاوتِ قرآنِ مجید کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

''روزہ اور قرآن مجید روزِ قیامت بندۂ مومن کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا:

''اے اللہ! دن کے وقت میں نے اس کو کھانے اور شہوت سے روکے رکھا، پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما، اور قرآن مجید کہے گا: میں نے رات اسے نیند سے روکے رکھا، پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔''

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

''پس دونوں کی شفاعت قبول کرلی جائے گی۔''(۲۳)

۱۱: ماہِ رمضان المبارک میں ذکر اللہ کی فضیلت:

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا:

"ذَاكِرُ اللهِ فِي رَمَضَانَ مَغْفُورٌ لَه، وَسَائِلُ اللهِ فِيهِ لَا يَخِيبُ۔"

''ماہِ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے کو نامراد نہیں کیا جاتا۔''(۲۴)

۱۲: ماہِ رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت:

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب حج کرکے واپس لوٹے تو حضرت ام سنان انصاریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا:

''تم نے حج کیوں نہیں کیا؟''

وہ عرض گزار ہوئیں کہ ابوفلاں یعنی اُن کے شوہر کے پاس پانی ڈھونے والے دو اونٹ ہیں۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي۔

''رمضان المبارک میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''(۲۵)

۲۱: ''ابن ابی شیبة'': المصنف، رقم الحدیث: ۹۵۵۵ ۲، جلد: ۴، ص: ۲۳۰ مطبوعہ مکتبہ الرشد، الریاض۔

۲۲: ''التبریزی'': مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، الفصل الثالث، ص: ۱۷۳۔۱۷۴، مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی۔

۲۳: ''الحاکم'': المستدرک علی الصحیحین، کتاب فضائل القرآن، باب: اخبار فی فضائل القرآن جملة، رقم الحدیث: ۲۰۷۴، جلد: ۲، ص: ۱۰۰۔۱۱۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ۔

۲۴: ''الطبرانی'': المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، رقم الحدیث: ۷۳۴۱، جلد: ۵، ص: ۲۸۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ ''الاصبہانی'': الترغیب والترھیب، باب الصاد، فصل، فی الترھیب من قول الزور والغیبة واللبھتان والشتم یوم الصوم، رقم الحدیث: ۱۷۷۸، جلد: ۲، ص: ۳۶۴، مطبوعہ دار المدائن العلمیہ بیروت۔ ''الھندی'': کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الصوم، الباب الاول، الفصل الثانی: فی فضل صوم شہر رمضان رقم الحدیث: ۲۳۶۷۱، جلد: ۸، ص: ۲۱۲، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور۔

۲۵: ''المسلم'': الصحیح، کتاب الحج، باب: فضل العمرة فی رمضان، رقم الحدیث: ۳۰۳۸۔۳۰۳۹ ص ۵۳۱۔۵۳۲، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

حضرت ام معقل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً"۔

"رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔"(۲۶)

۱۳: ماہِ رمضانِ المبارک میں قیام اللیل (نمازِ تراویح) کی فضیلت:

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ"۔

"بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر رمضان المبارک کے روزے فرض کئے اور میں نے اس کا قیام (نمازِ تراویح) سنت بنادیا ہے۔جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے اس کے روزے رکھے اور اس میں قیام کیا تو وہ اپنے گناہوں سے یوں باہر نکل گیا جس طرح وہ اس دن گناہوں سے پاک تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔"(۲۷)

حضرت سیدنا ابوھریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس آدمی نے رمضان المبارک کا قیام (نماز تراویح) ایمان اور ثواب سمجھ کرکیا اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے گئے۔"(۲۸)

حضرت سیدنا عمرہ بن مرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ نے کہا:

"ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ اگر میں اس بات کی شہادت دوں گا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ وقت کی نماز ادا کروں، زکوٰۃ ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں اور اس کا قیام (نمازِ تراویح) ادا کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟"

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ"۔

"صدیقین اور شہداء میں سے۔"(۲۹)

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار ماہ رمضان المبارک کی فضیلتیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یعنی جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔اور آخر رمضان المبارک تک کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جو صاحب ایمان رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرتا ہے تو ضرور اللہ تعالیٰ ہر سجدے کے بدلے اس کے لیے پندرہ سونیکیاں لکھے گا اور جنت میں اس کے لئے سرخ یاقوت کا ایک شاندار گھر بنائے گا جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے کے اندر ایک ایک سونے کا محل ہوگا، جس کے حاشیوں پر آرائش کے لئے سرخ یاقوت کی لڑیوں والی جھالریں پہنائی گئی ہوں گی۔"(۳۰)

۲۶: "الترمذی": الجامع الصحیح، ابواب الحج، باب: ماجاء فی عمرة رمضان، رقم الحدیث: ۲۹۹۱_۹۲۹۲_ ۲۹۹۳_۲۹۹۴_۲۹۹۵، ص: ۲۴۲ _ ۵۴۷ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

۲۷: "النسائی": السنن، کتاب الصیام، باب: ذکر اختلاف یحییٰ بن ابی کثیر والنفریبن شیبان فیه، رقم الحدیث: ۲۲۱۲، ص: ۴۳۵_۴۳۶، مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔ "ابن ماجه": السنن، کتاب الصلاة، باب: ماجاء فی قیام شهر رمضان، رقم الحدیث: ۱۳۲۸، ص: ۲۳۲، مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

۲۸: "البخاری": الصحیح، کتاب صلاة التراویح، باب: فضل من قام رمضان، رقم الحدیث: ۲۰۰۸، ص: ۳۲۲، مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔ "المسلم": الصحیح، کتاب الصلاة المسافرین وقصرها، باب: الترغیب فی قیام رمضان وهو التراویح، رقم الحدیث: ۱۷۷۹، ص: ۳۰۸، مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

۲۹: "الهیثمی": موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب الایمان، باب: فی قواعد الدین، رقم الحدیث: ۱۹، ص: ۳۶، مطبوعه دارالسلام العلمیه بیروت لبنان۔

۳۰: "الهندی": کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الصوم، الباب الاوّل، الفصل الثانی: فی فضل سوم شبر رمضان، رقم الحدیث: ۲۳۷۰۱، جلد: ۸، ۲۱۹ مطبوعه رحمانیه اردو بازار لاہور۔

جامع کمالات و تاریخ ساز شخصیت

حضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ غلام علی سیالوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی رہی
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یوں تو اس دار فانی میں ان گنت لوگ پیدا ہوئے اور چلے گئے مگر کچھ ایسی عظیم المرتبت ہستیاں بھی دنیا میں آئیں جن کے طفیل گم گشتہ رہ لوگ صراط مستقیم پہ گامزن ہوتے ہیں۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا رضائے الٰہی، دین متین کی سربلندی اور خلق خدا کی بے لوث خدمت کیلئے وقف ہوتا ہے وہ بندگان خدا کی صحیح رہنمائی کو اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ بقول شاعر مشرق "ایسے عظیم المرتب مردان خدا صدیوں بعد ہی پیدا ہوتے ہیں"۔

غوث زماں، عالی مرتبت، جلیل المنزلت، صاحب شرافت و کرامت، سراپا وقار و تمکنت، امام رشد و ہدایت، پیشوائے خلقت کریم ابن کریم شیخ الاسلام والمسلمین، حضور غریب نواز، الحاج الحافظ حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی ایسی عظیم المرتبت ہستیوں میں ہے۔ جن کا نام علمی خدمات اور ان کے کارنامے نہ صرف برصغیر بلکہ عالم اسلام کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جاتے رہیں گے۔ آپ نے ایسے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں جنہیں امت مسلمہ رہتی دنیا تک فراموش نہ کر سکے گی۔ آپ ایک روحانی پیشوا ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ محقق، مقرر، مصنف اور حاضر جواب کے علاوہ کئی کمالات کے جامع تاریخ ساز شخصیت کے حامل تھے۔

تاریخ ساز بچپن:

آپ ایک معروف گاؤں سیال شریف (ضلع سرگودھا) میں ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے (پاکستان کی خالق جماعت آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام بھی اسی سال ہوا آپ کی پیدائش گویا نوید پاکستان ہے) آپ کے دادا جان حضرت خواجہ محمد دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کا نام "محمد قمر الدین" رکھا۔ بچپن سے ہی بزرگی کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ تین برس کی عمر میں جو کپڑا ملتا اسے دستار بنا کر سر پر باندھ لیتے اسی حسین ادا کو دیکھ کر حضرت خواجہ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبرکات کا صندوق منگوایا اس میں موجود تمام دستاریں جو پیر خانہ سے عطا ہوئی تھیں اور وہ عمامے جو شمس العارفین حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی نور اللہ مرقدہ استعمال میں رکھتے تھے اور بطور تبرک محفوظ کر لئے گئے تھے۔ سب کو نکالا اور اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر باندھ دیئے بعد ازاں حضرت خواجہ محمد قمر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حق میں اتنی دعائیں مانگیں کہ آپ نے شاید ہی کبھی اتنی دعائیں مانگی ہوں گی۔

اکتساب علم:

آپ بچپن ہی سے خداداد غیر معمولی ذہانت کے مالک تھے مختصر سی مدت میں قرآن کریم حفظ کر لیا اس کے بعد تحصیل علم دین کی غرض سے دور دراز علاقوں میں سفر طے کیا۔ متحدہ ہندوستان میں مختلف مقامات پر جید علماء و فضلا سے تعلیم حاصل کی۔ ۱۳۵۱ھ میں اجمیر شریف میں استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا محمد معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دورہ حدیث شریف پڑھا اور سند فراغت حاصل کی۔ استاذ العلماء جامع المنقول والمعقول حضرت علامہ سید منتخب الحق قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور پیر محمد ہاشم جان سرہندی آپ کے ہم درس

ہیں ۔(۲) قاضی اندلس شیخ ابوبکر نیانی اور شیخ الشیوخ عمر بن حمدان کی طرف سے بھی علمی سندات عطا کی گئیں ۔(۳) ہر مکتبہ فکر کے لوگ آپ کی علمی عظمت اور فضل وکمال کے معترف تھے، آپ کی غیر معمولی علمی قابلیت کی بنا پر ۱۳۶۹ھ میں ''شیخ الاسلام'' کا عظیم خطاب دیا گیا۔(۳) عربی ،فارسی، اردو اور پنجابی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ پشتو میں بھی بلا تکلف گفتگو فرمایا کرتے تھے ۔ آپ نے اپنی پوری زندگی تبلیغ اسلام کیلئے وقف کر رکھی تھی اور اسی میں ہمہ وقت سرگرداں رہتے تھے ۔

عشق رسول ﷺ :

آپ کو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بے پناہ والہانہ محبت تھی ۔ آقائے دو جہاں ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سن لیتے تو فرط محبت سے بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے فراق رسول ﷺ سے نڈھال ہو رہے ہیں ۔ جس چیز کی نسبت سرکار مدینہ ﷺ سے ہوتی خواہ نقل ہی کیوں نہ ہو جملہ آداب بجالاتے ، فرماتے تھے اصل نسبت ہونے کے باعث نقل کا بھی احترام لازم ہے ۔ گنبد خضریٰ یا نعلین پاک کا عکس دیکھ لیتے تو عقیدت ومحبت سے سر جھکا کر یاران طریقت کی روحانی سربلندی کیلئے تا دیر دعائیں فرماتے ۔ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنتوں کی مکمل پیروی کا یہ عالم تھا کہ مسواک کا سفر وحضر میں باقاعدہ اہتمام فرماتے ۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آخری وصیتوں میں یہ بھی ایک وصیت فرمائی کہ میرے کفن میں مسواک ضرور رکھنا تاکہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرسکوں مولیٰ اور تو کوئی خاص عمل پاس نہیں اس بابرکت سنت پر زندگی بھر عمل پیرا رہا ہوں ۔ اس کے طفیل لطف وکرم کا طلبگار رہوں ۔

جس کی ہر ایک ادا سنت مصطفی ﷺ
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

تقویٰ پرہیزگاری :

آپ جید باعمل عالم ہونے کے ساتھ ساتھ حد درجہ متقی اور پرہیزگار بھی تھے ۔ فکر آخرت ہر وقت دامن گیر رہتی ۔ اس کا اندازہ آپ کے پسندیدہ شعر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے :

صرفت عمری فی لھو و لعب
فاھا ثم آھا ثم آھا

خوف الٰہی سے کانپتے رہتے ۔ جن احباب کو حالت نماز میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے وہ ضرور اس بات کے شاہد ہیں کہ آپ کس درجہ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے، حالت قیام میں کپکپی سی طاری ہو جاتی تھی جب سجدہ ریز ہوتے تھے سر اٹھانے کا نام نہ لیتے دوران نماز یوں پروانہ وار تڑپتے گویا آپ کی زندگی کی آخری نماز ہے ۔

تعظیم سادات :

آپ سراپا ادب خاص کر آل رسول ﷺ کی بے پناہ عزت وتوقیر فرماتے ۔ جب کسی سیدزادے کو دیکھ لیتے تو اپنے ساتھ مسند پر بیٹھاتے ۔ اگر حاضرین مجلس میں کثیر تعداد ہوتی تو فرماتے :

''آپ میں سے کوئی سید صاحب ہیں تو ازراہ کرم میرے پاس تشریف لائیں نیچے بیٹھ کر مجھے گنہگار نہ کریں''۔

اپنے پیر خانہ کا ادب واحترام اور اہل علم کی عزت وتکریم کی بے مثال صفت احاطہ تحریر سے باہر ہے ۔ الحمد للہ آپ کے تربیت یافتہ مریدین اور معتقدین میں آج بھی آداب وتکریم کی واضح طور پر جھلک نظر آتی ہے ۔

روحانی رہنمائی :

جب کوئی شخص بیعت ہوتا تو آپ اسے نماز باجماعت ادا کرنے ، شریعت مطہرہ کی پابندی اور درود شریف کی خاص طور پر تلقین فرماتے ۔ اگر کسی پیر بھائی میں کوئی غیر شرعی بات ملاحظہ فرماتے تو مناسب حال میں اس کی فوری اصلاح فرماتے ۔ جب ہمارے گاؤں ولانیانوالہ (ضلع جھنگ) تشریف لائے تو پیر وجوان مرد وزن سبھی پروانہ وار پیچھے چلے آرہے تھے اذان کی آواز آئی تو سر باز اروہیں تعظیماً کھڑے ہو گئے ۔ آذان کے اختتام پر آپ نے تمام لوگوں کو ادائیگی نماز کی تلقین فرماتے ۔ ایک مرتبہ احقر نے عرض کی غریب نواز دل کی صفائی کا آسان طریقہ ارشاد فرمائیں ۔ آپ نے دست شفقت سر پر پھیرا اور فرمایا ''بیٹا درود شریف کثرت سے پڑھا کرو'' اللھم صلی علی محمد وعلی

ال محمد و بارک وسلم" ساتھ دعاؤں سے بھی نوازا۔ (بحمداللہ جب بھی درود شریف کثرت سے پڑھتا ہوں عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اللھم صلی علی محمد و علی ٰ ا محمد و بارک وسلم)۔

ایک بار احقر نے عرض کی غریب نواز! کوئی نصیحت فرمائیں آپ تھوڑی دیر محویت کے عالم میں محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے رہے۔ پھر ارشاد فرمایا:

"بیٹے خدا سے ہر وقت ڈرو، شریعت کی پابندی کرو اور موت سے ہرگز غافل نہ ہو۔"

اللہ اللہ ان تین نصیحت آمیز سادہ جملوں میں دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔ برصغیر پاک و ہند اور بلاد اسلامیہ میں آپ کے مرید لاکھوں اور معتقدین کی تعداد کروڑوں سے متجاوز ہے۔

جود وسخا:

آپ نہایت فیاض اور دریادل صفتوں کے مالک تھے جب دینے پہ آجاتے تو سب کچھ لٹا دیتے۔ خصوصاً غرباء فقراء کی بڑی فراخ دلی سے اعانت فرماتے۔ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو ایک بدوی کو بھوک سے نڈھال دیکھ کر حالت زار دریافت کی تو معلوم ہوا اس کا پورا قبیلہ کئی روز سے فاقہ میں ہے آپ کا دل ہمدردی سے بھر آیا فرمایا جب تک ان تمام فاقہ زدہ افراد کو کھانا نہ کھلالوں خود نہیں کھاؤں گا۔ ہوٹل والے کو کھانا پکانے کا حکم دیا اور بدوی سے فرمایا سارے افراد کو بلالاؤ۔ جب سب آگئے تو ان کی معیت میں خود کھانا تناول فرمایا۔ آپ فرماتے تھے کہ جتنا لطف اس بابرکت سفر میں آیا اتنا زندگی میں کبھی نہیں آیا (۷)

۔ ۱۹۷۰ء میں جب مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) میں سیلاب آیا تو آپ نے اپنے مریدین اور معتقدین سے لاکھوں کا سامان خورد و نوش وصول کر کے مشرقی پاکستان بھجوایا۔ جس میں دس ہزار روپیہ کا گراں قدر عطیہ اپنی جانب سے تھا۔ اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آپ کے دل میں امت مسلمہ کا کس قدر درد تھا۔

پیکر علم و عمل تھے مظہر جود و سخا
روح ایمان و یقین تھے شیخ عالم باصفا

علمی مشغلہ:

آپ علم دین کے زبردست پیاسے تھے۔ علماء و فضلاء کی بڑی قدر و عزت کرتے۔ طلبہ سے حد درجہ شفقت سے پیش آتے اگر کوئی طالب علم بیعت ہوتا تو مختصر وظیفہ ارشاد فرماتے کہ کہیں وظائف میں مشغول ہو کر تعلیمی مقاصد کو فراموش نہ کر بیٹھے۔ اگر کوئی اصرار کرتا تو فرماتے علم دین سب سے بڑا وظیفہ ہے۔ ان سے کسی قسم کا نذرانہ قبول نہ فرماتے۔ اگر کسی صاحب علم سے ملاقات ہوتی تو علمی بحث چھڑ جاتی اور یہ سلسلہ گھنٹوں جاری رہتا۔ آپ کی علمی تشنگی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا۔ میں کتابوں کا بھوکا اور علم کا پیاسا ہوں کسی کتب خانے میں جانے کا اتفاق ہوتا تو آپ کتابوں کی ورق گردانی میں یوں منہمک ہو جاتے کہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہیں۔

تصنیف و تالیف:

مذکورہ بالا خوبیوں کے علاوہ آپ ممتاز نعت گو شاعر اور بہترین مصنف بھی تھے۔ یوں تو آپ نے متعدد کتابیں لکھی ہیں مثلاً بلاغ المبین، تحقیق فی المطلق، تنویر الابصار لتقبیل المزار، متبع التوم فی اتمام الصوم، مگر ان الحکم الااللہ، صلاۃ العصر اور مذہب شیعہ عالمی شہرت کی حامل ہیں۔

حاضر جوابی:

خداداد صلاحیتوں میں حاضر جوابی بھی ایک عظیم انعام تھا۔ جب سائل سوال کرتا تو آپ چند سادہ جملوں میں پر مغز اور مدبرانہ جواب ارشاد فرماتے سائل جواب سنتے ہی آپ کی ذہانت اور قوت استدلال کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ ایک سائل نے عرض کیا حضور! کہا جاتا ہے کہ آج کے برق رفتار دور جدید میں اسلام کا چودہ سالہ پرانا نظام جملہ ضروریات پوری نہیں کر سکتا۔ فرمایا نظام شریعہ کا صرف قدیم ہونا اس کی تروتازگی کو مانع نہیں۔ سورج تو اس سے بھی قدیم ہے۔ سورج کی طرح اسلام کی روشنی بھی تروتازہ ہے اور جو رہتی دنیا تک اہل دنیا کو جگمگاتی رہے گی۔ اس کائنات کا خالق و مالک ازلی و ابدی ہے اور ہر زمانہ کو پیدا کرنے والا ہے لہٰذا اس کے احکامات بھی تاقیامت ہر زمانہ کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے ایک اجلاس میں بینکاری کے سود کا مسئلہ زیر غور آیا سابق چیئرمین کونسل محمد افضل چیمہ نے کہا سود فی الحال ختم کرنا ممکن نہیں یہ مملکت کی مجبوری ہے۔آپ نے فرمایا چیمہ صاحب سود بہر حال حرام ہے خواہ کم ہو یا زیادہ۔شربت کے گلاس میں شراب کا قطرہ ڈال دیا جائے تو پورا نجس ہو جاتا ہے۔لہذا پاکیزہ شربت کو شراب کے قطرہ کی آمیزش سے پاک کرنا ضرور ہے چیمہ صاحب جواب سن کر فیصلہ بدلنے پر مجبور ہو گئے آپ کی خداداد ذہانت کی داد دینے لگے۔

اپریل ۷۸ء کو ترجمان اہل سنت کراچی کو عربی زبان میں انٹرویو دیتے ہوئے جب سوال کیا گیا کہ کیا نظام مصطفی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نفاذ میں جمہوری طرز حکومت رکاوٹ ہے؟ تو فرمایا ہم تو صرف اسے صحیح سمجھتے ہیں جو شریعت بیضا کے مطابق وموافق ہو۔موجودہ جمہوریت رکاوٹ بنی تو اس کو اسی طرح دور کر لیا جائے گا جیسے راستے سے اذیت دینے والی چیز کو صاف کر لیا جاتا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا آپ اسلام کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔اسلامی نظام رائج ہو بھی گیا پھر بھی ہمیں تو وہی دال روٹی ہی ملے گی۔آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا ہاں عزیز ملے گی مگر باعزت طریقے سے وہ بے چارہ نہایت شرمندہ ہوا پھر آپ نے اسے نہایت حکیمانہ انداز میں سمجھایا کہ عزیزم ہم نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کیلئے جدوجہد اس لئے کر رہے ہیں کہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں ہر مشکل کا حل موجود ہے۔سائل نے عرض کی حضور ٹریفک کے حادثات روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں بے گنا قیمتی جانیں تلف ہو رہی ہیں کیا اس کا بھی کوئی اسلام میں حل موجود ہے؟ فرمایا کیوں نہیں اسلام کا اصول ہے کہ وہ سواریاں جن کے پاؤں نہیں انہیں مقابلے میں نہ چلاؤ۔روزمرہ حادثات اس لئے ہوتے ہیں کہ ہمارے ڈرائیور صاحبان نظام مصطفی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ناآشنا ہیں۔اگر انہیں اسلامی اصول معلوم ہو جائیں تو حادثات کی کافی حد تک روک تھام ہو سکتی ہے۔

لطافت وظرافت:

آپ کے استاذ مکرم شیخ الحدیث علامہ محمد معین الدین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا چشمہ نہیں مل رہا تھا۔آپ نے حاضرین سے فرمایا عینک؟ (عینک کہاں ہے) آپ نے فی البدیہہ جواب دیا اما لک، بینی و بینک یعنی آپ کے سامنے میرے اور آپ کے درمیاں موجود ہے۔استاذ محترم اس ظرافت بھرے جملے سے بے حد محظوظ ہوئے اور کئی بار اپنے رفقاء کو بطور لطیفہ بھی سنایا۔ایک شخص نے عرض کیا "حضور! روز محشر اتنی بے پناہ مخلوق میں سے پیر اپنے مریدوں کو کیسے پہچانے گا؟ فرمایا جس طرح کسی چرواہے کا ریوڑ دوسرے ریوڑوں کے ساتھ خلط ملط ہو جائے تو وہ چن چن کر اپنے بھیڑ بکریوں کو دوسرے ریوڑوں سے نکالتا ہے بالکل اسی طرح پیر بھی قیامت کے دن اپنے مریدوں کو چن چن کر نکالے گا۔(۸)

یا خواجہ قمر الدین! بخدا تیرا ہر مرید
دنیا میں شاد کام ہے عقبیٰ میں کامران ہے

ملی اور ملکی خدمات:

حضور شیخ الاسلام والمسلمین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دوسرے مسند نشین پیشواؤں کی طرح گوشہ نشین ہی نہ رہے بلکہ موقع بہ موقع ملی اور ملکی امور میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔تحریک پاکستان کے دوران آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس (جو مسلم لیگ کی تائید میں منعقد ہوئی تھی) پنجاب کی نمائندگی کرتے ہوئے اس میں بہ نفس نفیس شرکت فرمائی اور اپنے جملہ مریدین و معتقدین سے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ مسلم لیگ کا ساتھ دے۔حصول پاکستان کی خاطر آپ نے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔آپ کا شمار تحریک پاکستان کے صف اول کے رہنماؤں میں ہوتا ہے۔قائد اعظم محمد علی جناح کے شانہ بشانہ دن رات کام کیا۔قائد اعظم مرحوم آپ کے بڑے مداح تھے۔قیام پاکستان کے بعد آپ نے قائد اعظم کو خط لکھا کہ ملک میں اب فی الفور اسلامی نظام رائج کر دیا جائے۔بابائے قوم نے جوابی مراسلہ میں تحریر فرمایا کہ آپ مطمئن رہیں اس ملک میں یقینی طور پر اسلامی قانون ہی نافذ ہوگا۔صد افسوس کہ بابائے قوم کی زندگی نے وفا نہ کی اس طرح نفاذ اسلام کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔بعدہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں نے سرگودھا میں دو گھنٹے ملاقات کی آپ نے انہیں تاکیداً یاددہانی کرائی۔موصوف نے وعدہ کیا اور کہا پاکستان کا قیام آیا ہی اسلام کے نفاذ کیلئے ہے۔

اتحاد اہل سنت کی علامت اور عوامی مقبولیت کے باعث ۱۹۷۰ء میں آپ کو جمعیت علماء پاکستان کا مرکزی صدر منتخب کیا گیا پیرانہ سالی اور علالت کے باوجود ملک کے طول وعرض میں طوفانی دورے کئے۔ چند ماہ میں جمعیت کو چار چاند لگا دیئے۔ اور انتہائی قلیل مدت میں قومی اسمبلی کی سات اور صوبائی اسمبلی کی متعدد نشستیں دلوائیں۔ جمعیت کو ایسی شاندار کامیابی اس کے بعد آج تک حاصل نہ ہو سکی۔

شان بے نیازی:

۱۹۷۰ء کے الیکشن کے دوران ایک سرمایہ دار اسمبلی کے ٹکٹ کا امیدوار بن کر حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا یہ سیٹ تو ہم نے ایک عالم دین کو دے دی ہے وہ مایوس ہو کر واپس لوٹ گیا۔ کچھ عرصہ بعد تین لاکھ کی خطیر رقم لے کر پھر حاضر ہوا اور عرض کی حضور یہ رقم لنگر کے خرچ کیلئے قبول فرمائیے آپ نے جلال میں آ کر فرمایا "لے جا یہ بوٹی کسی کتے کے آگے ڈال دینا۔(۹)

تحریک ختم نبوت:

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے مرکزی کردار ادا کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اسی طرح ۱۹۷۴ کی تحریک ختم نبوت میں بھی آپ نے عظیم قربانیاں دیں۔ ملک کے کونے کونے کا دورہ کر کے مرزائیت کا کھلے لفظوں پردہ چاک کیا۔ مختصر یہ کہ تحریک پاکستان یا تحریک ختم نبوت یا ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نازک مرحلہ پر ملی اور مذہبی فریضہ انجام دے کر لازوال، بے مثال اور ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔

بے لوث خدمت:

۱۹۷۸ء میں جب صدر مملکت نے اسلامی نظریاتی کونسل از سر نو تشکیل دی تو آپ کو کونسل کا ممبر منتخب کیا گیا۔ طبیعت کی ناسازگی کے باوجود آپ نے یہ اہم ذمہ داری بخوشی قبول کی۔ آپ کی زندگی کی پہلی اور آخری یہی کوشش رہی کہ ملک میں مکمل طور پر نفاذ اسلام ہو اس مقصد کے حصول کیلئے آپ نے بغیر کسی عوض کے شب و روز کام کیا۔ بقول ڈاکٹر تنزیل الرحمن (سابق چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل) حضور غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب تک کونسل کے ممبر رہے آپ نے بغیر کسی تنخواہ کے کام کیا حتیٰ کہ اس دوران سفر کے اخراجات بھی اپنی جیب خاص سے کئے۔ جب بھی آپ سن لیتے کہ فلاں اسلامی قانون (آرڈیننس) نافذ کر دیا گیا ہے تو آپ خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین نوّر اللہ تعالیٰ مرقدہ کی عظیم المرتب شخصیت کے اوصاف اور کمالات کی یہ مختصری جھلک ہے آپ جیسی تاریخ ساز ہستی کے کمالات، علم و فضل، دینی اور ملی خدمات کا سلسلہ لا متناہی ہے۔ بقول شاعر

یہ قصہ لطیف ابھی نا تمام ہے جو
کچھ بیان ہوا ہے وہ آغاز باب ہے

موت العالِم موت العالَم:

میرے برادر مکرم مخدوم و محترم حضرت مولانا ریاض الحسن اسعد نظامی آپ کے وصال کے بارے میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ "خان غلام رسول خاں حاجی آباد فیصل آباد والے ہسپتال میں سب سے پہلے بندہ کو ملے وہ فرماتے ہیں کہ ۱۴، رمضان المبارک کا جمعہ ہم نے "آستانہ عالیہ سیال شریف" پڑھا۔ حضرت صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا پیر بھائیو! کل پندرھواں روزہ ہے معلوم ہوتا ہے کوئی دھماکہ ہونے والا ہے۔ دعا کرتے رہنا دو غلاموں کو وظیفہ بھی ارشاد فرمایا کہ کل سواپہر تک یہ وظیفہ پڑھنا پھر پندرہ رمضان المبارک کو حضور قبلہ عالم نماز فجر کے بعد بار بار دربار شریف پر اور دولت خانہ میں آتے جاتے رہے۔ یہ واقعہ خلاف معمول تھا۔

سرگودھا سے بارہویں میل پر "سیالوی سٹون تھریشر" جہاں یہ المناک حادثہ پیش آیا، تھریشر والے صاحب ہمارے پیر بھائی ہیں جو ہسپتال میں موجود تھے حضرت خواجہ محمد سید الدین صاحب کے سامنے انہوں نے یوں بیان کیا (بندہ بھی اسی مجلس میں موجود تھا)

"صبح کے چھ بج رہے تھے میں نے اپنے مزدوروں کو اٹھایا کہ کام شروع کریں اچانک ایک دھماکہ ہوا ہم نے دیکھا کہ ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ایک کار اور ٹرک کا حادثہ ہو گیا ہم فوراً دوڑے ٹرک

کا ڈرائیور فرار ہو چکا تھا۔ جب ہم پہنچے تو کار کو پہچان نہ سکے۔ کار کے دروازے بند تھے۔ شیشوں کو توڑ کر اندر سے دروازہ کھولا جب دیکھا کہ یہ تو ہمارے حضرت صاحب ہیں ہماری آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب تھا۔ غلام حیدر ڈرائیور تھے یہ کار اپنے ہاتھ یعنی بائیں جانب پکی سڑک کو چھوڑ کر کچی سڑک پر کھڑی تھی اور ٹرک کی دوسری سائیڈ تھی۔ جسے دیکھ کر کوئی دشمن بھی کار والے کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا۔

بہر حال غلام حیدر ۴۵ سالہ خدمت کے عوض اپنے سر کو اپنے محبوب کے قدموں میں رکھ کر جام شہادت نوش کر چکا تھا۔ پچھلی سیٹ پر تین خادم تھے جن کو فوراً کار سے باہر نکالا گیا ایک خادم اللہ بخش نامی تین سانس لینے کے بعد شہید ہو گیا۔ حضور قبلہ عالم کے چہرہ مبارک پر ٹوپی آچکی تھی۔ آپ کو جونہی کار سے باہر نکالا گیا آپ پانچ چھ قدم چل کر بیٹھ گئے۔ ہم فوراً چار پائیاں لے آئے پانی پیش کیا۔ فرمایا:

''میرے دن ابھی باقی ہیں۔''

پانی افطار کے بعد پیا۔

بندہ کو حضور قبلہ عالم کی ہسپتال میں دوبارہ زیارت نصیب ہوئی۔ ڈاکٹر برابر تسلیاں دے رہے تھے اس لئے اکثر خادمین واپس آنا شروع ہو گئے۔ جن میں راقم الحروف (ریاض الحسن اسعد نظامی) غلام رسول خان، مولانا محمد اسماعیل صاحب سیالوی ...... وغیرہ شاہدین کہتے ہیں کہ:

''آپ نے ڈاکٹروں کو بے ہوشی کا ٹیکہ لگانے سے منع فرمایا تھا۔ سخت تکلیف کے باوجود مرد مجاہد، غوث زماں یاد الٰہی میں ہونٹ ہلاتے رہے۔''

آخر کار یہ قوم کے عظیم محسن ۱۷ رمضان المبارک بمطابق ۱۹ جولائی ۱۹۸۱ء رات ساڑھے دس بجے لاکھوں مریدوں اور کروڑوں عقیدت مندوں کو روتے چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دار فانی کو الوادع کہہ کر ملک جاودانی کی طرف روانہ ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

اب نظر آتا نہیں جان منزل آپ سا
ڈھونڈ کر لائیں کہاں سے مرد کامل آپ سا

حضور قبلہ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا ارشاد تھا کہ مجھے مزار کے باہر برآمدے میں دفن کرنا مگر جب شہزادہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد حمید الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ دربار شریف کے اندر گئے دیکھا کہ حضرت ثالث غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی قبر انور کے ساتھ قبر جتنی جگہ سنگ مرمر کی اینٹیں تھیں نیچے بہہ گئیں۔ گویا کہ یہ اشارہ تھا آپ کے والد گرامی کی طرف سے کہ ''میرے قمر کو ادھر لاؤ''۔

''آں حضور وہاں ابدی استراحت فرما ہیں۔''

سقی اللہ ثراہ و جعل الجنتہ مثواہ

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

حوالہ جات:

۱۔ رموز انگلینڈ۔
۲۔ روزنامہ جنگ کراچی۔
۳۔ روزنامہ جنگ کراچی۔
۴۔ ضیائے قمر۔
۵۔ ضیائے قمر گوجرانوالہ۔
۶۔ ماہنامہ ضیائے حرم بھیرہ شریف۔
۷۔ الاسلام کراچی بحوالہ ضیائے قمر۔
۸۔ ماہنامہ ضیائے حرم ۰۹۔
۹۔ ماہنامہ ضیائے حرم بھیرہ شریف۔

قاری محمد حبیب قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حیات و خدمات

(تیسری)

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

۔۔۔گذشتہ سے پیوستہ۔۔۔

مہمان نوازی:

مہمان نوازی کرنا ایمان ہے۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من کان یؤ من باللہ و الیوم الآخر فلیکرم ضیفہ۔"

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو تو اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی خوب عزت افزائی کرے۔"(۱)

دین اسلام میں مسلمان بھائیوں کو کھانا کھلانا اسلام کا شعار قرار دیا گیا ہے اور اس وصف پر جنت کی گارنٹی دی گئی ہے اور صرف مسلمان ہونے کی نہیں بلکہ بہترین مسلمان ہونے کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے حضرت عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سب سے پہلے یہی بات سنی۔

"اطعمو الطعام۔"

"لوگوں کو کھانا کھلاؤ۔"

آگے فرمایا:

"تدخلو الجنۃ بسلام۔"

"تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"(۲)

مہمان نوازی ایمان سے نصیب ہوتی ہے۔ بڑے بڑے مالدار ایمان کے اس شعبے سے محروم ہیں۔ دنیادار شخص خود چائے پی رہا ہوگا اس کی دوکان پر کوئی مہمان آجائے تو اس کا پیٹ جلنا شروع ہو جاتا ہے۔ مہمان کو پوچھے گا بھی نہیں۔ اسے حقیر اور ذلیل سمجھے گا اور یہ ذہن بنائے گا کہ اُسے پانی گھونٹ بھی دنیا میں میسر نہیں آنا چاہیے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں دنیا پر صرف اُنہی کا حق ہے۔ اور جنہیں کچھ نہیں ملا اُنہیں ہم بھی کچھ نہیں دیں گے۔ اگر اللہ نے انہیں نہیں کھلایا تو ہم کیوں کھلائیں۔ یہ لوگ دوسروں کو حقیر سمجھ کر خود نیکی سے محروم رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے! ایسے لوگوں کیلئے قاری صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی زندگی بہترین نمونہ تھی اور ہے۔ جن کے اعمال میں اپنی زندگی میں دیکھتا رہا ہوں۔ وہ آنے والے کو نہیں دیکھتے تھے کہ اسے کھلا کر مجھے کیا ملنا ہے، ان کی نظر اور طمع اللہ تعالیٰ سے ہوتی تھی۔ وہ انہیں کھلا کر اللہ تعالیٰ سے اجر کے امیدوار ہوتے تھے۔

حضرت قاری صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے گھر کوئی بھی گیا ہے وہ ضیافت بغیر واپس نہیں آیا، وہ طالب علم ہو یا طالبہ علم، عالم دین ہو یا غیر عالم دین، واقف ہو یا ناواقف، آپ نے یہ نہیں پوچھا کیا کھاؤ گے کب کھاؤ گے؟ بلکہ سنت ابراہیمی کی طرح جو ہوتا لے آتے تھے۔ قاری صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے اپنی بیٹھک ہی اپنی لائبریری کو بنایا تھا۔ یہی لائبریری تھی یہی بیٹھک، یہی قاری صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی مسند تھی۔ یہی دستر خوان، قاری صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی بیٹھک میں بیٹھے محسوس ہوتا تھا کہ قاری صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی زندگی کا نصب العین پڑھنا، پڑھانا، فون کالز پر پوچھے گئے مسائل کا جواب دینا، مہمانوں کی تواضع کرنا تھا۔

۱: ابوداؤد: السنن، کتاب الاطعمۃ، باب: ماجاء فی الضیافۃ، رقم الحدیث: ۳۷۴۸ صفحہ ۷۵ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

۲: الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم الحدیث: ۵۴۱۰ جلد ۴ صفحہ ۱۱۸۔۱۱۷، مطلوبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر آنے والے مہمان کی موسم کے مطابق مہمان نوازی کرتے تھے۔کوئی بھی جیسے ہی آپکے گھر میں داخل ہوتا؟ آپ فوراً اپنے بڑے صاحبزادے محمد بلال کو آواز دیتے اور کوئی مشروب لانے کو کہا کرتے تھے اور اگر کوئی بچہ گھر میں نہ ہوتا تو مہمان کو دیکھ کر فوراً کھڑے ہوتے اور خود برتن اٹھا کر مہمان کو کھانا یا چائے پیش کیا کرتے تھے۔یہ آپ کا ایسا متواتر اور محبوب عمل تھا کہ آپکے گھر میں آنے والا شخص ممکن ہی نہیں کہ کچھ کھائے پیئے بغیر واپس آیا ہو۔

قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھانا اس طرح کھلاتے جس طرح ماں اپنے بچے کو کھلاتی ہے۔جب مہمان آتا تو قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انداز یہ ہوتا۔دسترخوان خود بچھاتے،اندر سے کھانا خود اٹھا اٹھا کر لاتے اور پھر مہمان کو کھانے کی ترغیب دلاتے اور اسے مزاحاً کہتے:

''کھاؤ اور کھاؤ۔''

اگر وہ کم کھاتا تو اسے کہتے:

''نام تو آپ کا لگ گیا ہے اب کھل کر کھاؤ اور کھاؤ۔''

راقم الحروف کے ساتھ بھی آخری ملاقات میں کچھ ایسا ہی ہوا۔چاولوں سے بھری ہوئی رکابی لے آئے ساتھ میں ایک پیالے میں سالن تھا۔میں نے عرض کیا:

''حضرت اتنے چاول مجھ سے نہیں کھائے جائیں گے۔''

فرمانے لگے:

''شروع تو کریں!''

میں نے کھانے شروع کئے لیکن دوسری رکابی میں آدھے چاول نکال کر، دوسری رکابی سے چاولوں کا چمچ بھر کر میری رکابی میں ڈال دیتے۔میں نے عرض کیا:

''حضرت بس اتنے ہی کافی ہیں۔''

فرمانے لگے:

''کھاؤ گے نہیں تو دین کا کام کیسے کرو گے؟''

قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز اب بھی میرے کانوں میں گونجتی ہے کہ آپ کے ہاں جب بھی کوئی مہمان آتا تو آپ عموماً اپنے بڑے صاحبزادے کو آواز دیتے (محمد بلال) بس اتنی آواز دینا ہوتی تھی کہ چند لمحوں کے بعد کوئی نہ کوئی چیز موسم کے مطابق ضیافت کیلئے موجود ہوتی تھی۔مہمان نوازی کا وصف قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بہت مشہور ہو چکا تھا اگر کوئی شخص قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر جاتا اسے اطلاع ملتی۔قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھر نہیں مسجد گئے ہیں۔وہ جامع مسجد گلاب مصطفی ﷺ میں جاتا جہاں قاری صاحب نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوتے اور سوال جواب کی مجلس لگی ہوتی۔قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مہمان کو دیکھتے تو اہل مجلس سے اجازت چاہتے کیونکہ لوگوں کے سوالات ختم ہو چکے ہوتے اور مہمان کو ساتھ لے کر گھر آجاتے اور گھر آتے ہی اسے کھانا کھلاتے۔مہمان مسجد میں آتا اس کے ساتھ فوراً گھر کی طرف چلے آتے جبکہ کئی لوگوں کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ مہمان گھر آجائے اسے لے کر مسجد میں آجاتے ہیں۔آجاؤ مسجد میں بیٹھتے ہیں وہاں کوئی آدمی آئے گا۔وہ مہمان کے بہانے ساتھ مجھے بھی کھلائے گا نہیں کوئی آئے گا تو چلو مہمان سے گلوخلاصی تو ہوگی۔قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی یہ مہمان سے نہ کہا کہ گرم پیو گے یا ٹھنڈا پیو گے یا کیا کھانا ہے؟ قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مہمان کے لئے سامنے مشروب یا طعام پیش کرتے تھے۔کئی حضرات پوچھتے ہیں کیا کھاؤ گے؟ اب کوئی مہمان بتائے گا تو پھر یہ حضرات لے کر آئیں گے ورنہ مہمان کی الحمدللہ کیساتھ انکی طبیعت میں فرحت کی لہر میں دوڑے گی۔

محترم حاجی محمد امین جیبی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''علاقہ بھر کی بچیوں کا سنٹر جامعہ فاطمۃ الزہراء ہی بنا کرتا تھا۔جو سٹاف پیپرز لینے کیلئے معلمات و ٹیچرز کا آتا اس کی جامعہ میں رہائش کا بندوبست کرتے اور اپنی والدہ صاحبہ کو رات جامعہ میں ہی ان ٹیچرز کے ساتھ سلاتے اور ان کا تینوں اوقات کا کھانا اپنے گھر سے بنوا کر لاتے تھے اور کبھی ان کے چہرے پر شکن نہیں آتا تھا۔اعلیٰ اعلیٰ کھانوں سے ان مہمان ٹیچرز کی تواضع کرتے تھے۔حالانکہ خود دوپہر کا کھانا اکثر اوقات نہیں کھایا کرتے تھے۔''

قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے جگر گوشہ محمد بلال حبیب صاحب نے بیان کیا:

''مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ اگر گھر کوئی آتا وہ کچھ بھی نہ لیتا۔ بھوک نہ ہونے کی وجہ سے تو اس کو مدینہ شریف کی کھجوریں اور آب زم زم شریف یا سادہ گلاس پانی ہی پلا دیتے تھے۔''

امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر و تومنون باللہ۔"

غور فرمائیے! اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا سب باقی اعمال وافعال سے مقدم ہے۔ لیکن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذکر محض اس لیے پہلے کیا گیا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت کو واضح کرنا مقصود تھا۔ ساتھ ہی یہ وضاحت بھی فرما دی کہ اے مسلمانو! تم بہترین اُمت صرف اس لئے ہو کہ تم برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اچھے کاموں کا حکم دیتے ہو۔ بالفاظ دیگر اسکا مطلب یہ ہوا کہ جب تک مسلمان اچھے کاموں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے روکتے رہیں گے وہ بہترین اُمت رہیں گے اور جب انہوں نے اس فریضہ سے کوتاہی کی تو پھر بہترین اُمت نہیں رہیں گے۔ برے کاموں سے روکنے اور اچھے کاموں کی ترغیب کرنے کا فریضہ فرداً فرداً بھی ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے اور اجتماعاً اُمت مسلمہ پر بھی۔ ہر ایک کو اپنی اپنی حیثیت اور قوت کے مطابق اس فریضہ سے عہدہ برآ ہونا لازم ہے۔

آئیے دیکھئے! یہ وصف اور خوبی قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ میں کس حد تک پائی جاتی تھی ملاحظہ ہو۔

قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نماز فجر کے بعد درس دیا کرتے تھے اور روزمرہ کے پیش آمدہ مسائل کا تذکرہ کر کے ان کا حل دریافت کرتے اور دیگر مسائل پر گفتگو ہوتی۔ قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لوگوں کو کتاب وسنت پر عمل کرنے کی رغبت دلاتے تھے اور اہل مجلس احباب کو نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دیتے تھے۔ کسی ساتھی کے بیمار ہونے کا پتا چلتا تو بیمار پرسی کے لئے جاتے آپ کے ساتھ کئی اہل مجلس بھی چلے جاتے، اگر قاری صاحب پہلے کسی کی بیمار پرسی کی ہوتی تو اہل مجلس کو رغبت دلاتے آپ بھی جائیں اور ان کا پتا لیں۔

قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے داماد حافظ محمد عمران صاحب نے بیان کیا:

''قاری صاحب کے وصال سے چند روز قبل ہم ملنے کے لئے آئے جب واپس جانے لگے تو کہنے لگے تھوڑی دیر ٹھہرو پھر کستوری لا کر دی اور ساتھ ہی فرمانے لگے:

''فرائض نماز کی پابندی کے ساتھ جمعۃ المبارک اور کثرت درود شریف کی بھی پابندی کیا کرو۔ جمعہ پڑھنے کے لئے جب جاؤ تو غسل کر کے تھوڑی کستوری لگا لیا کرو کیونکہ جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا ہمارے پیارے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سنت مبارکہ ہے اس پر سختی سے عمل کیا کرو اور ساتھ ہی فرماتے فرائض کی ادائیگی سے قرب خدا حاصل ہوتا ہے اور سنتوں کی ادائیگی اور کثرت درود سے قرب مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حاصل ہوتا ہے۔''

حافظ محمد عمران صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ:

''ٹوتھ پیسٹ، برش وغیرہ سے سخت نفرت کرتے تھے اور مسواک کی ہر کسی کو ترغیب دیا کرتے تھے اور مسواک سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت ان کی جیب میں مسواک ہوا کرتی تھی۔ ہر وضو کے ساتھ مسواک ضرور کرتے تھے مجھے بھی اکثر اوقات مسواک کی ترغیب دیتے اور برش اور ٹوتھ پیسٹ سے منع کرتے۔ ان کی دی ہوئی مسواکیں اب بھی میرے پاس موجود ہیں اور میں بھی ان کی ترغیب سے اب مسواک ہی پسند کرتا ہوں۔''

راقم الحروف ایک دفعہ آپکے پاس آپ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص جو کہ داڑھی مونڈھا تھا وہ آیا سوالات پوچھنے لگا۔ وہ سوال کرتا آپ اسے جوابات دیتے آخر میں جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا:

''بھئی آپ نے اتنے سوال کئے ہیں لیکن ایک سوال نہیں کیا؟''

وہ حیران ہو کر کہنے لگا:

''وہ کون سا سوال ہے جو میں نے کرنا تھا لیکن نہیں کیا اور اس کا آپ کو پتا ہے؟''

تو قاری صاحب اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگے کہ:

"اس کے متعلق سوال؟"

سائل کو داڑھی کی رغبت دلانے کا یہ بڑا بہترین انداز وطریقہ تھا جس سے وہ شخص بھی اور راقم ہم دونوں متاثر ہوئے۔

قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بھانجا شہزادہ خرم بیان کرتا ہے کہ:

"میں داڑھی کے فیشن بنوایا کرتا تھا۔ قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دیکھ لیتے تو سختی اور ڈانٹ کر منع کیا کرتے تھے اور فرماتے پہلی بات تو یہ ہے کہ داڑھی سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اس کو چہرے پر سجاؤ اگر تم نے نہیں رکھنی تو اسکے ساتھ مذاق تو بند کرو ورنہ میرے سامنے مت آیا کرو۔"

یہ بات خرم صاحب نے مجھے دیئے گئے انٹرویو میں بتائی اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ:

"جب میں پینٹ شرٹ گھر میں پہنتا دیکھ لیتے تو کہتے یہ تم نے کونسا انگریزوں والا لباس پہنا ہوا ہے۔ یہ لباس مت پہنا کرو شلوار اور قمیض کا استعمال کیا کرو۔"

میں نے کہا:

"میرے پاس تو یہی لباس ہے شلوار قمیض تو ہے ہی نہیں"۔

چند دنوں بعد دو تین سوٹ سلوا کر دیئے اور کہنے لگے کہ:

"اب یہ پہنا کرو۔"

حافظ محمد عمران صاحب نے بیان کیا کہ:

"قاری صاحب کالے رنگ کے جوتے، کالے رنگ کے لباس اور کالے رنگ کے موزے نہ تو خود پہنتے تھے اور اگر کبھی مجھے دیکھتے تو سختی سے منع کرتے کہ کالا جوتا، کالا لباس اور کالے موزے نہ پہنا کرو۔ اور اسی طرح گھر میں تصویریں لگانے آویزاں کرنے سے بھی منع ہی کیا کرتے تھے۔"

حافظ محمد عمران صاحب ہی فرماتے ہیں کہ:

"جب میری شادی کے دنوں کا تقرر ہوا تو سختی سے فرمانے لگے بارات کے ساتھ کوئی ڈھول، بینڈ باجے وغیرہ نہیں آنے چاہئیں۔ نکاح سے قبل جو لڑکے اور لڑکی کو اکٹھے بٹھاتے ہیں اس کی بھی خوب تردید ہی کی اور مکمل سادگی اور شریعت کے قوانین کے مطابق ہمارا نکاح عمل میں لایا گیا۔"

غریب پروری کا عالم:

اللہ تعالیٰ نے قبلہ قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دردمند دل عطا کیا ہوا تھا۔ ضعیفوں، محتاجوں اور بے کسوں کی تکالیف کا درد اپنے سینے میں محسوس فرماتے تھے۔ اپنے آبائی گاؤں مہیس شمالی سے اپنے محلہ اور شہر، یا ان علاقوں سے جہاں جہاں سے طالبات مدرسہ میں آتی ہیں اگر کوئی شناسا کوئی حاجت یا مشکل لے کر آتا تو آپ اس کی حاجت برآری میں حتی المقدور کوشش فرماتے۔ اگر کسی محکمہ میں کام ہوتا تو کسی نہ کسی واسطے سے اس کا معاملہ حل کروانے کی پوری کوشش فرماتے۔

اپنے اعزہ و اقرباء میں سے اگر کسی کو ضرورت مند دیکھتے تو قبل اس کے وہ آپ سے سوال کرتا۔ آپ خود اس کی مدد کر دیتے، اپنے پورے خاندان کی ضرورتوں پر نظر رکھتے۔ اگر آپ کا کوئی عقیدت مند محتاج ہوتا، تو اس سے نذرانہ وصول کرنے کی بجائے اپنی جیب سے اس کی مدد کر دیتے تھے۔ آج کے دور میں اس سیرت و کردار اور درد مند دل کے مالک لوگ بہت کم رہتے جاتے ہیں۔ اگر مریض اپنی بیماری کے سلسلہ میں علاج کی خاطر آپ سے مدد چاہتا تو آپ متعلقہ ہسپتال میں اس کے داخلے کا بندوبست کرتے۔

---جاری ہے---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولای صلّ وسلّم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلّهم
هو الحبیب الذی ترجی شفاعته
لکلّ هول من الاهوال مقتحم
محمّد سیّد الکونین والثّقلین
والفریقین من عرب وّمن عجم
فانّ من جودک الدّنیا وضرّتها
ومن علومک علم اللّوح والقلم

صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم

Monthly
Gujrat - Pakistan
Ahl-e-Sunnat International
Regd. No. CPL 73
www.qadriaashrafia.org
Mob:0333.8403147

علمِ صرف، نحو، لغت، بلاغت (معانی، بیان، بدیع) منطق وفلسفہ، علم کلام، فقہ، اصولِ فقہ، حدیث، اصولِ حدیث،
تفسیر، اصولِ تفسیر، سیرت وتواریخ، علم الفرائض ومیراث، تصوف، مناظرہ وغیرہ، بیس سے زائد علوم وفنون پر مشتمل

میں

درسِ نظامی مع دورۂ حدیث شریف

الدرجۃ المتوسطہ — الثانویۃ العامۃ — الثانویۃ الخاصۃ — الشہادۃ العالیۃ — الشہادۃ العالمیۃ — کی تمام کلاسز — شعبہ جات میں

داخلہ جاری ہے

(زیر سرپرستی وتدریس)

اشرفُ العلماء والمشائخ مفتی اعظم شیخ الحدیث والتفسیر
حضور خواجہ پیر مفتی محمد اشرف القادری محدث نیک آبادی دامت برکاتہم العالیہ
مرکزی سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

و درسِ نظامی قدیم وجدید کے ماہر آپکے تلامذہ

انگلش لینگویج کورس، ٹائپنگ وکمپوزنگ، ڈیزائننگ
کی تربیت، تحقیق وتخریج کا طریقہ (بذریعہ کمپیوٹر وانٹرنیٹ)

شعبۂ تجوید وقرأت

درسِ نظامی اور تجوید وقرأت کے کورسز سے فارغ
قابل وماہر اساتذہ گرامی کے زیرِ تدریس دو سالہ کورس
تحفیظ القرآن
(صرف رحمانی مسجد میں داخلہ ہوگا)

کلاسز کا آغاز

یکم جولائی 2017ء بروز ہفتہ دورۂ حدیث شریف سمیت
تمام کلاسز کا آغاز رسم بسم اللہ سے ہوگا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ

داخلہ میرٹ پر ہوگا

شعبہ نشر واشاعت "الجامعۃ الاشرفیۃ" گجرات، پاکستان
Ph: 053.3525149-0300.6203388-0333.8436514